﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقَاماً محمودا﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۶ جمعۃ المبارک ۱۳؍اگست ۱۹۹۹ء شمارہ ۳۳

یکم؍جمادی الاول ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۱۳؍ظہور ۱۳۷۸ ہجری شمسی.

سجدہ میں دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو“۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول فی الرکوع و السجود)

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں تفضلات و احسانات پر

اس کی حمد و ثنا اور شکر و امتنان کے جذبات سے معمور

للھی اخوت و محبت، مثالی نظم وضبط، ذوق و شوق عبادت اور مھمان نوازی کی اعلیٰ اسلامی روایات کے

نہایت بابرکت روحانی ماحول میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

برطانیہ سمیت دنیا بھر سے ۲۱ ہزار سے زائد افراد کی جلسہ میں شمولیت۔ مجلس سوال وجواب اور عالمی بیعت کی تقاریب

صرف ایک سال کے عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ تمام عالم میں

ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار دو صد چھبیس افراد

بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے

جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات اور نصرت و تائید کے ایمان افروز واقعات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر مشتمل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات

ہزارہا افراد نے حضور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات کی سعادت حاصل کی

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ روایات کے ساتھ ۳۰، ۳۱؍جولائی اور یکم؍اگست بمطابق جمعہ، ہفتہ اور اتوار نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا۔ برطانیہ سمیت دنیا بھر سے اکیس ہزار سے زائد مرد وزن اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کے وقت حاضری گزشتہ سال کے آخری دن کی حاضری سے زیادہ تھی۔ گزشتہ سال کے جلسہ کے آخری دن کی رپورٹ کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد سترہ ہزار پانچ صد (۱۷۵۰۰) تھی جبکہ امسال پہلے روز کے افتتاحی اجلاس کے وقت تک حاضری اٹھارہ ہزار پانچ صد (۱۸۵۰۰) ہو چکی تھی۔ برطانیہ کے علاوہ دیگر ممالک میں سے سب سے زیادہ مہمان جرمنی سے تشریف لائے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

جو شخص نیک نیتی سے آنحضرت ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرتا ہے اس کا رزق کبھی ختم نہیں ہوتا

جلسہ سالانہ کی آمد کے پیش نظر احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اکرام ضیف کے سلسلہ میں احباب کو ضروری نصائح

شہداء کے ذکر پر مشتمل آخری خطبہ۔ اگر کسی کے علم میں کوئی مزید شہداء آئیں تو وہ اس کے کوائف شعبہ تاریخ احمدیت کو بھجوا دیں

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۳؍جولائی ۱۹۹۹ء

لندن (۲۳؍جولائی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۱۵۴، ۱۵۵ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ شہداء کے ذکر پر مشتمل یہ آخری خطبہ ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ دوسرے خطبات کے مضمون شروع ہونگے۔ آج جتنے بھی شہداء کا ذکر آئے گا اسی پر اکتفا ہو گی۔ باقی کسی کے ذہن میں کوئی شہداء آئیں تو وہ تاریخ احمدیت میں کوائف بھجوا دیں وہ خود ہی فیصلہ کر لیں گے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج آٹھ شہداء کا مختصراً ذکر فرمایا۔ سب سے پہلے مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ اڑیسہ، بھارت کا ذکر فرمایا جو ۳؍دسمبر ۱۹۷۴ء کو شہید ہوئے۔ آپ چندہ جات کی تحریک کے سلسلہ میں سفر پر تھے کہ ریلوے لائن عبور کرتے ہوئے گاڑی کے نیچے آکر موقع پر ہی شہید ہوگئے۔

مکرم عبد المجید صاحب ربوہ وفات دسمبر ۱۹۹۴ء۔ آپ نلکا سازی کا کام کرتے تھے۔ ۲۵؍جنوری ۱۹۹۴ء کو گھانا میں نلکے لگانے کے پروگرام پر بھجوائے گئے۔ ایک سال تک وہاں خدمات سرانجام دیں۔ واپسی کے دوران نیروبی کینیا میں بیمار ہوگئے اور وہیں وفات پائی۔

مکرم اے۔ ٹی۔ ایم حق صاحب شہید اور مکرم مصطفیٰ علی صاحب عرف نو میاں شہید بنگلہ دیش۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

قابل رشک لوگ

سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"مِنْ عِبَادِاللّٰهِ عِبَادٌ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ. قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ. قَالَ هُمْ تَحَابُّوْا فِي اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَمْوَالٍ وَلَا اَنْسَابٍ . وُجُوهُهُمْ نُوْرٌ. عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ. لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ"۔

یعنی خدا کے بندوں میں سے بعض ایسے بندے ہیں جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کرتے ہیں۔اس پر صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ!وہ کون ہیں تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں۔اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ وہ لوگ ہیں جو محض اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں۔اموال یا رشتہ داریاں اس محبت کا موجب نہیں ہوتیں۔ان کے چہرے منور ہونگے۔وہ نورانی ممبروں پر بیٹھے ہونگے۔جب لوگوں پر خوف آتا ہے تو وہ بے خوف اور نڈر ہوتے ہیں اور جب لوگ اپنی گزشتہ باتوں پر جزع فزع کر رہے ہوتے ہیں اور غموں میں مبتلا ہوتے ہیں اس وقت وہ کوئی غم اور حزن نہیں کرتے۔

اس حدیث نبوی کے اصل مصداق تو خود آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ تھے۔ان سے زیادہ قابل رشک وجود دنیا میں اور کون ہو سکتے ہیں۔یہ قدوسیوں کی وہ جماعت تھی جن کے تمام باہمی تعلقات کی بنیاد اللہ کی محبت ہوا کرتی تھی۔یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے والدین اور اولاد اور خاوندوں اور بیویوں اور خاندان اور قبائل اور اموال و جائیداد اور تجارتوں غرضیکہ تمام دنیوی تعلقات اور تمام مادّی اشیاء پر فی الواقعہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کو ترجیح دے رکھی تھی۔ان کے تمام دنیوی تعلقات، دوستیاں، رشتہ داریاں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کی بنیادوں پر استوار تھیں۔جب کبھی بھی ان کے دنیوی تعلقات خدا کی محبت سے متصادم ہوئے انہوں نے ہمیشہ اللہ کی محبت کے پہلو کو اختیار کیا۔وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کی قرآنی گواہی انہی سچے اور برگزیدہ مومنوں سے متعلق ہے۔یہ للٰہی محبت ہی کا نتیجہ تھا کہ بلال حبشیؓ، صہیب رومیؓ، سلمان فارسیؓ مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ اور مختلف قبائل اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے امیر و غریب، آقا و غلام اس طرح آپس میں متحد اور یک جان ہو گئے تھے کہ عرش سے خدا نے گواہی دی کہ كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں)۔یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ ہی تھے جن کے متعلق عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ خدا نے اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا عظیم الشان اعلان فرمایا۔صحابہ رضوانُ اللّٰهِ عَلَيهم اَجْمَعِين کی اپنے محبوب آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور خود آپس میں بھی اس بے نظیر محبت کا سبب کوئی دنیوی تعلق یا اموال و جائیداد کی حرص یا دنیاوی منافع کا حصول ہرگز نہیں تھا۔بلکہ یہ محبت خود اللہ نے ان کے دلوں میں ڈالی تھی۔ارشاد ربانی ہے:لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔اگر تو زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب بھی خرچ کر دیتا تو ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتا۔یہ اللہ ہی ہے جس نے ان کے دلوں کو الفت کے تعلق میں باندھ دیا ہے۔

صحابہ رسول کے درمیان ہر قسم کی دنیوی آلائشوں سے پاک یہ سچی اور صاف للٰہی محبت کیونکر پیدا ہوئی؟اس راز سے بھی قرآن مجید نے پردہ اٹھایا ہے اور ہم پر یہ حقیقت منکشف فرمادی ہے کہ یہ پاکیزہ محبت، یہ اتفاق و اتحاد قومی عصبیتوں کو ابھارنے یا اموال و جائیداد کی حرص دلانے سے نہیں بلکہ اعتصام بحبل الله کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے۔آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے حبل الله کو (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم قرآن مجید کو) مضبوطی سے تھام لیا تھا اور یہ اسی اعتصام بحبل الله کا نتیجہ تھا کہ خدا نے ان کے دلوں کو ہر قسم کی دشمنیوں اور کدورتوں سے پاک کر کے للٰہی اخوت و محبت کے اٹوٹ رشتوں میں باندھ دیا۔پس اگر تم بھی چاہتے ہو کہ تم میں بھی ایسی ہی مومنانہ اخوت و محبت پیدا ہو تو وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔آنحضرت ﷺ کے صحابہ بلاشبہ نور کے منبروں پر متمکن نورانی وجود تھے۔وہ آسمان روحانیت کے وہ روشن ستارے ہیں جن سے ایک عالَم ہدایت پا رہا ہے۔یہ وہ اولیاء اللہ تھے جن پر نہ کوئی خوف غالب آسکتا تھا اور نہ کسی قسم کے حُزن میں مبتلا ہوتے تھے۔

آج اس زمانہ میں اس حدیث نبوی کا مضمون اگر کسی جماعت پر اطلاق پاتا ہے تو وہ جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر ہے۔ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی مصداق یہی وہ جماعت ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کے نقش قدم پر گامزن ہے۔اور جماعت احمدیہ میں اس للٰہی محبت کا سبب بھی ان کا اعتصام بحبل الله ہے۔یہ محبت نہ خریدی جا سکتی ہے اور نہ دنیوی حیلوں اور تدابیر سے اس کا حصول ممکن ہے۔اگر ایسا ہوتا تو احمدیت سے باہر دوسرے مسلمان جن کے پاس دولتوں کے انبار ہیں وہ آپس میں متحد و متفق ہوتے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ دن بدن مزید پھٹتے چلے جاتے ہیں۔اس کا سبب یہی ہے کہ انہوں نے اللہ کی رسی کو چھوڑ دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان کی اتحاد کی سب کوششیں ناکام و نامراد ہوتی ہیں۔

یہ ایک ناقابل تردید مستند تاریخی حقیقت ہے کہ افراد کے درمیان سچی وحدت، حقیقی اتفاق اور بے غرض محبت ہمیشہ خدا تعالیٰ کے انبیاء ہی کے ذریعہ پیدا ہوتی رہی ہے کیونکہ وہ خدا سے آتے ہیں اور انہی کا کام ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں میں للٰہی محبت پیدا کریں۔پس آج جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو آنحضرت ﷺ کے پیارے مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان اور آپ سے کامل وابستگی کے نتیجہ میں سچی وحدت اور للٰہی محبت کے جذبات سے معمور ہے۔مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیلی ہوئی یہ جماعت ایک آواز پر اٹھتی اور ایک آواز پر بیٹھتی ہے۔ان کی باہمی محبت کا یہ عالم ہے کہ جیسے بدن کے ایک حصہ کو کوئی تکلیف پہنچے تو سارا بدن اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔اسی طرح اگر کسی احمدی کو دنیا کے کسی ملک میں کوئی تکلیف پہنچے تو سارے احمدی اس سے بے چین ہو جاتے ہیں۔ان کی خوشیاں بھی سانجھی ہیں اور ان کے غم بھی۔اس للٰہی محبت کا ایک نہایت شاندار اظہار ہمارے جلسہ ہائے سالانہ کے موقعہ پر ہوتا ہے اور خصوصیت سے اس مرکزی جلسہ سالانہ پر جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما ہوں کیونکہ جماعت کو اپنے امام سے اخلاص اور فدائیت اور عشق و محبت کا جو تعلق ہے اس کی وجہ سے دور دور کے ممالک سے احباب بے اختیار کھنچے چلے آتے ہیں اور متفرق اقوام و قبائل اور رنگوں اور نسلوں سے تعلق رکھنے والے، مختلف زبانیں بولنے والے امیر و غریب احمدی اس میں شامل ہوتے ہیں اور پھر جس طرح یہ مبارک ایام باہمی محبت و اخوت کے ماحول میں گزرتے ہیں اور جس طرح للٰہی محبت کے جوش سے باہمی ملاقاتوں اور مصافحوں اور معانقوں کے لئے ایک دوسرے کی طرف بڑھتے اور سلام، سلام کی آوازیں بلند ہوتی ہیں وہ ایک بہت ہی دلکش اور پرکیف منظر ہوتا ہے۔اپنے تو اپنے غیر بھی جب اس ماحول میں آتے ہیں تو وہ باہمی محبت و اخوت کے اس منظر سے مسحور ہوئے بغیر نہیں رہتے۔چنانچہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے حالیہ جلسہ پر بھی دلوں کو موہ لینے والے یہ نظارے دیکھ کر بے اختیار اللہ کی حمد اور شکر زبان پر جاری ہوتا تھا۔ان سب کے چہروں پر بھی ایک نور تھا۔تقویٰ اور راستی کا نور۔بلاشبہ آج یہی وہ جماعت ہے کہ جب رَبُّنَا اللّٰه کہنے کی وجہ سے ان پر مصائب توڑے جاتے ہیں تو وہ استقامت دکھاتے ہیں اور پھر خدا کے فرشتے آسمان سے لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کا پیغام لے کر ان پر اترتے ہیں۔ہاں خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ یہی وہ لوگ ہیں جن سے خدا کا وعدہ ہے کہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔اور خدا نے ہمیشہ اپنے اس وعدہ کو پورا فرمایا ہے۔پس آیئے ہم اللہ تعالیٰ کے ان احسانات پر بھی اس کا بے حد شکر بجا لائیں جس نے ہمیں حبل الله کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق بخشی اور ان لوگوں میں شامل فرمایا جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

تاریخ شہادت ۲۱/مئی ۱۹۹۵ء۔آپ بعض جماعتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں ایک وفد میں شامل احمد نگر جا رہے تھے کہ رستہ میں ان کی گاڑی ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جس سے دونوں احباب شہید ہو گئے۔

مکرم چوہدری عبدالرشید شریف صاحب شہید لاہور۔تاریخ شہادت ۳۰/اکتوبر ۱۹۹۸ء۔آپ مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم سابق مبلغ بلاد عربیہ و افریقہ کے بیٹے تھے۔حکومت پنجاب میں بطور ڈپٹی سیکرٹری فنانس کام کر رہے تھے۔مولویوں کی طرف سے آپ کی شدید مخالفت تھی۔۳۰/اکتوبر کو بعض قاتلوں نے آپ کو احمدیت کی تبلیغ کے جرم میں بڑی بے دردی سے شہید کر دیا۔

مکرم ملک اعجاز احمد صاحب شہید وزیر آباد۔تاریخ شہادت یکم دسمبر ۱۹۹۸ء۔آپ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔یکم دسمبر ۱۹۹۸ء کو آپ وزیر آباد میں اپنی سیمنٹ ایجنسی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ریوالور سے فائر کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔اسپتال لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے اور اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد کلیم صاحب بٹ، چونڈہ، سیالکوٹ۔تاریخ شہادت ۹/مئی ۱۹۹۹ء۔آپ دعوت الی اللہ کا کام بڑے جوش اور جذبہ سے کرتی تھیں۔چنانچہ آپ کی کوششوں سے نواحی گاؤں ڈوگرانوالی میں دو بہن بھائی فروری ۱۹۹۹ء میں احمدی ہو گئے۔آپ نے ان نومبایعین سے رابطہ رکھ کر مخالفانہ حالات میں ہر طرح سے انہیں تسلی دی۔آخری بار یکم مئی کو آپ وہاں تشریف لے گئیں۔نومبایعین کا ایک سوتیلا بھائی جو مجرمانہ ذہنیت کا مالک اور منشیات و چوری وغیرہ کے کئی مقدمات میں ملوث ہے اس نے ۲/مئی ۱۹۹۹ء کو آپ پر چھریوں کے پے در پے وار کئے۔شدید زخمی حالت میں آپ کو سیالکوٹ کے اسپتال میں پہنچایا گیا۔چند دن بعد آپ کی حالت بگڑنے لگی اور ۹/مئی کو وفات پا گئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر پر حضرت آصفہ بیگم صاحبہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ کثرت سے لوگوں کا یہ اصرار ہے کہ میں آصفہ بیگم کا نام بھی شہداء میں شامل کروں۔حضور نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک شہداء میں شامل ہیں۔میرے شہید کہنے یا نہ کہنے سے بھی ان کا مقام میرے اللہ کے حضور وہی رہے گا جو مقدر ہو چکا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کی آمد کے پیش نظر اکرام ضیف کے تعلق میں بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپ کے متعلق بعض روایات کا ذکر فرمایا۔حضور ایدہ اللہ نے احادیث کے حوالہ سے نصیحت فرمائی کہ ہر اس شخص کو جسے آپ جانتے ہیں یا نہیں جانتے سلام کہیں اور مہمان کا احترام کریں۔اسی طرح حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کی شان ہے کہ جو شخص نیک نیتی سے آنحضرت ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرتا ہے اس کا رزق کبھی ختم نہیں ہوتا۔

اکرام ضیف سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پیش کیا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔حضور علیہ السلام نے منتظمان باورچی خانہ کو بھی تاکید فرمائی کہ مہمان کا اکرام ہونا چاہئے اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔حضور علیہ السلام نے مہمانوں کو بھی تکلف سے کام نہ لینے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہہ دیا کرو۔

☆......☆......☆

"شیخ عجم"

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہید افغانستان

کے سوانح حیات (۱۸۵۳ء - ۱۹۰۳ء)

(سید میر مسعود احمد۔ ربوہ)

(چوتھی قسط)

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیفؓ کا کابل شہر میں قیام

مولوی عبدالرحمٰن خان صاحبؓ کی شہادت کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کو مشورہ دیا گیا کہ وہ مصلحۃً کابل چلے جائیں اور امیر عبدالرحمٰن خان کو ملیں۔ صاحبزادہ صاحبؓ ابھی سید گاہ میں ہی تھے کہ ایک روز سردار شیر یندل خان حاکم خوست نے ان سے کہا کہ ہمارے ملک میں بہت فساد پڑا ہوا ہے۔ لوگ شیطان سیرت ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن مولوی عبدالرحمٰن خان کی طرح آپ کی رپورٹ بھی امیر کے پاس کر دے اور امیر خود آپ کو تحقیقات کی غرض سے بلوائے۔ آپ بڑی عزت اور پوزیشن والے ہیں جب آپ خود اس کے پاس جائیں گے تو امید ہے کہ وہ آپ سے مل کر بہت خوش ہو گا اور عزت و توقیر سے پیش آئے گا چنانچہ آپ اپنے بعض شاگردوں کے ساتھ کابل تشریف لے گئے۔ کابل میں دربار رات کو ہوا کرتا تھا۔ جب آپ دربار میں حاضر ہوئے اور امیر سے ملے تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپ کے بارہ میں مجھے بعض رپورٹیں ملی تھیں لیکن میں نے انہیں نظر انداز کر دیا اور میں آپ کے یہاں آنے سے بہت خوش ہوں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے تھے کہ کچھ عرصہ کے بعد میں نے گھر واپس جانے کا ارادہ کیا تو دربار کے بعض معزز لوگوں نے مجھے مشورہ دیا کہ یہ امیر کسی کے قابو میں نہیں، ایسا نہ ہو کہ آپ گھر پہنچیں اور آپ کو واپس کابل لانے کے لئے آدمی بھجوا دئے جائیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ کابل ہی میں قیام کریں۔ تب میں امیر کو ملا اور اسے کہا کہ میں کابل میں ہی آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔ امیر نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ بہت اچھا آپ کابل ہی میں قیام رکھیں۔ بعد میں آپ کے اہل و عیال بھی کابل آ گئے۔ کابل میں آپ نے درس و تدریس کا شغل جاری رکھا۔ آپ امیر عبدالرحمٰن خان اور اس کے بیٹے سردار حبیب اللہ خان سے ملتے رہتے تھے۔ ان کے علاوہ حاجی باشی اور بریگیڈئر مرزا محمد حسین کوتوال سے بھی آپ کی ملاقات رہتی تھی۔

(قلمی مسود صفحہ ۱۲ تا ۲۰۔ شہید مرحوم کے چشم دید حالات حصہ دوم صفحہ ۱۴، ۱۵)

☆......☆......☆

امیر عبدالرحمٰن خان کی بیماری اور وفات

امیر عبدالرحمٰن خان کی صحت پہلے بھی اچھی نہیں تھی لیکن اب اس کا مرض شدت اختیار کر گیا۔ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو بزرگ سمجھتا تھا اور اس کی خواہش کے مطابق حضرت صاحبزادہ صاحب اکثر اس کو ملنے جایا کرتے تھے۔ ایک دن جب آپ امیر کو مل کر آئے تو فرمایا کہ امیر سخت بیمار ہے۔ اچھا ہے چلا ہی جائے اس طرح لوگ اس کے مظالم سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ان دنوں میں امیر باغ بالا میں مقیم تھا۔ ایک دن صبح کے وقت آپ کو بلوا لیا گیا۔ وہاں پہنچے اور اپنا گھوڑا سید احمد نور کے حوالے کر کے خود اندر چلے گئے۔ لوگوں پر خاموشی اور خوف کی حالت طاری تھی۔ آپ اندر جا کر فوراً باہر آ گئے اور سید نور کو بتایا کہ امیر فوت ہو گیا ہے اور یہ کہ نماز جنازہ ظہر کے بعد ہو گی۔ سردار حبیب اللہ خان کی خواہش تھی کہ اس کے باپ کا جنازہ حضرت صاحبزادہ صاحب پڑھائیں۔ مصلحۃً امیر عبدالرحمٰن خان کی وفات کو خفیہ رکھا گیا تھا۔

آپ واپس اپنی رہائش گاہ پر آ گئے۔ رستہ میں سید احمد نور سے فرمایا کہ اگر حبیب اللہ خان نے جنازہ پڑھانے کے لئے پھر کہا تو دیکھا جائے گا ورنہ کیا پڑھانا ہے۔ ظہر کے وقت حضرت صاحبزادہ صاحب جنازہ کے لئے چلے گئے۔ جنازہ میں محدود تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ عام لوگوں کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جنازہ کی امامت سردار حبیب اللہ خان نے کی۔

امیر عبدالرحمٰن خان پر ۱۰/ستمبر ۱۹۰۱ء کو فالج کا حملہ ہوا تھا جس سے اس کا دایاں پہلو بیکار ہو گیا تھا۔ باوجود ہر قسم کے علاج کے حالت دن بدن بد سے بدتر ہوتی گئی آخر کار ۳/اکتوبر ۱۹۰۱ء کو انتقال کر گیا اور شہر کابل دہِ افغانان کے بازار شاہی کے بستان سرائے میں دفن کیا گیا۔

(قلمی مسودہ۔ صفحہ ۱۹۔ عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۳۲، ۳۳۔ و تاریخ افاغنہ حصہ اول صفحہ ۹۹ مؤلفہ شہاب الدین ثاقب مطبوعہ حمیدیہ پریس لاہور)

☆......☆......☆

امیر حبیب اللہ خان کی دستار بندی

امیر عبدالرحمٰن خان نے اپنے بیٹے سردار حبیب اللہ خان کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا لیکن چونکہ بغاوت کا خطرہ تھا اسلئے امیر حبیب اللہ خان نے اپنی امارت کا عام اعلان فوری طور پر نہیں کیا۔ لاکھوں روپیہ فوجی افسران اور سپاہیوں میں تقسیم کروایا۔ دو تین دن شور رہا اس کے بعد فوج نے حبیب اللہ خان کو امیر تسلیم کر لیا۔

امیر حبیب اللہ خان نے دلکشا سلام خانہ میں خاص دربار کیا۔ جب لوگ نئے امیر کی بیعت کے لئے آئے تو اس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی بیعت کے لئے بلایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس شرط پر بیعت کروں گا کہ آپ اقرار کریں کہ شریعت کے خلاف کچھ نہیں کریں گے۔ جب حبیب اللہ خان نے اس کا اقرار کر لیا تو آپ نے اس کی بیعت کی۔ تبرکاً حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی شاہی دستار باندھنے کے لئے کہا گیا۔ چنانچہ آپ نے امیر حبیب اللہ خان کو دستار باندھی۔ جب دو تین پیچ باندھے جانے سے رہ گئے تو قاضی القضاۃ نے عرض کی کہ کچھ پیچ میرے لئے باقی رکھے جائیں تا کہ میں بھی کچھ برکت حاصل کر لوں۔ تب کچھ پیچ قاضی القضاۃ نے باندھے۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ ۳۔ قلمی مسودہ صفحہ ۱۹)

☆......☆......☆

امیر حبیب اللہ خان کی دربار عام میں تخت نشینی

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف نے ۳/اکتوبر ۱۹۰۱ء کو دربار خاص میں امیر حبیب اللہ خان کی رسم دستار بندی ادا کی تھی۔ اس کے بعد مورخہ ۶/اکتوبر کو ایک دربار عام منعقد کیا گیا اس میں جملہ امراء و اراکین سلطنت جو کابل میں موجود تھے نے امیر حبیب اللہ خان کو اپنا امیر تسلیم کر لیا۔ امیر حبیب اللہ خان امیر عبدالرحمٰن خان کا بڑا بیٹا تھا جو ملکہ گل ریز ساکن واخان کے بطن سے سمرقند میں ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی عمر تخت نشینی کے وقت تیس برس کی تھی۔ سردار نصر اللہ خان اس کا چھوٹا بھائی تھا۔ اس کی عمر اس وقت ۲۷ سال تھی۔

سردار نصر اللہ خان کو امیر حبیب اللہ خان نے اسی دربار عام میں اپنا نائب السلطنت مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ اس دربار میں تاج پوشی کی رسم سردار نصر اللہ خان نے ادا کی۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۳۵، ۳۶ و "The Pathan" by Caroe & "Under The Absolute Amir" by Frank A.Martin)

☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحبؓ کی کابل سے وطن واپسی

کچھ عرصہ کے بعد امیر حبیب اللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے کہا کہ میرے والد آپ کی بہت عزت کرتے تھے اس لئے میں بھی آپ کی عزت کرتا ہوں۔ آپ ہمارے محسن اور مہربان ہیں۔ اگر آپ اپنے وطن جانا چاہتے ہیں تو خوشی سے جا سکتے ہیں۔ اس پر آپ نے یہ ارادہ کر لیا کہ وطن واپس جا کر حج کے لئے ہندوستان کے راستہ سے روانہ ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان بھی ہوتے جائیں۔

پہلے آپ نے سید احمد نور کی ہمراہی میں اپنے اہل و عیال کو کابل سے سید گاہ بھجوایا۔ سید احمد نور ان کو وطن چھوڑ کر واپس آ گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے امیر حبیب اللہ خان سے حج پر جانے کی اجازت مانگی تو امیر نے خوشی سے اجازت دے دی اور آپ کو سواری کے لئے دو اونٹ اور نقد روپیہ دیا اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ دوم صفحہ ۱۵۔ و قلمی مسودہ صفحہ ۱۹، ۲۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان کی روح جو نہایت صاف اور مستعد تھی میری طرف کھینچی گئی یہاں تک کہ ان کے لئے بغیر ملاقات کے دور بیٹھے رہنا نہایت دشوار ہو گیا۔ آخر اس زبردست کشش اور محبت اور اخلاص کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اس غرض سے کہ ریاست کابل سے اجازت حاصل ہو جائے حج کے لئے مصمم ارادہ کیا اور امیر کابل سے اس سفر کے لئے درخواست کی۔ چونکہ وہ امیر کابل کی نظر میں ایک برگزیدہ عالم

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

DIGITAL SATALLITE RECEIVERS

For MTA International

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعہ شروع ہو چکی ہیں۔ اس کے لئے ڈیجیٹل ریسیور نہایت سستی قیمت پر ہمارے ہاں دستیاب ہیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر ہمارے سٹال پر تشریف لائیں۔ آپ کی ہر قسم کی راہنمائی کا وہاں انتظام موجود ہو گا۔ انشاء اللہ۔

Skylite Satellite Systems

U.S.A Tel: + 408 934 9349 U.K.Tel: 0958 322268 Germany Tel: + 069 507 6160

اور تمام علماء کے سردار سمجھے جاتے تھے اس لئے نہ صرف ان کو اجازت ہوئی بلکہ امداد کے طور پر کچھ روپیہ بھی دیا گیا"۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ مطبوعہ لندن صفحہ ۹ تا ۱۰)

☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحبؓ کی

حج کے ارادہ سے روانگی

سید احمد نور صاحب کا بیان ہے کہ کابل سے سید گاہ واپس آنے کے قریباً ایک ماہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ ان کے ہمراہ مولوی عبدالستار خان، مولوی سید غلام محمد صاحب، آپ کے خادم خاص مولوی عبدالجلیل صاحب اور وزیر ملاں صاحب تھے۔ سید احمد نور، روانگی کے وقت ساتھ نہیں تھے کیونکہ وہ صاحبزادہ صاحب کی اجازت سے اپنے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ضلع بنوں والا راستہ اختیار کیا جہاں سرائے نورنگ میں آپ کی ملکیت جائیداد تھی۔

لکی مقام پر ایک صاحب علم آدمی آپ کو ملا جو تحصیلدار تھا اس سے آپ کی گفتگو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ہوئی۔ اس شخص کے بشرہ سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ حضورؑ پر ایمان لے آیا ہے۔ اس نے آپ کی باتوں پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی سواری کا گھوڑا اس کو تحفۃً دے دیا۔

لکی میں ایک اور مولوی صاحب آپ کو ملے۔ انہوں نے آپ کی بہت عزت اور احترام کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے چند روز ان کے مہمان کے طور پر ٹھہرنے کی خواہش کی۔ ان مولوی صاحب نے آپ کی خدمت میں بعض مسائل پیش کئے اور کہا کہ لوگ ان کی وجہ سے مجھے کافر ٹھیراتے ہیں۔ آپ نے ان کو ایک تحریر لکھ کر دے دی کہ یہ مسائل درست ہیں اور اس پر اپنے دستخط کر دئے۔

کچھ عرصہ کے بعد آپ لاہور کی طرف روانہ ہوئے۔ لاہور پہنچنے پر آپ کو معلوم ہوا کہ ہندوستان میں طاعون کی وجہ سے قرنطینہ (Quarantine) کی پابندی لگی ہوئی ہے اور حج کے لئے روانہ ہونے میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ لاہور میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ قادیان روانہ ہو گئے۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول و عاقبۃ المکذبین حصہ اول مصنفہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت صوبہ سرحد)

☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحبؓ کی

قادیان میں آمد اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہ اجازت حاصل کر کے قادیان میں پہنچے اور جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا"۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۰)

اخبار البدر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ۱۸؍ نومبر ۱۹۰۲ء کو قادیان پہنچے تھے اور ظہر و عصر کی نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اخبار میں لکھا ہے کہ:

چند ایک احباب مع مولوی عبدالستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے ان سے حضور نے ملاقات فرمائی۔ ان کے تحفے تحائف لے کر جو انہوں نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کئے تھے فرمایا: "ان کا آنا بھی ایک نشان ہے اور اس الہام یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کو پورا کرتا ہے۔

(البدر ۲۸؍نومبر و ۵؍دسمبر ۱۹۰۲ء و ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸ مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سعادت ازلی مولوی صاحب ممدوح کو کشاں کشاں قادیان میں لے آئی اور چونکہ وہ ایک انسان روشن ضمیر اور بے نفس اور فراست صحیحہ سے پورا حصہ رکھتا تھا اور علم حدیث اور علم قرآن سے ایک وہبی طاقت ان کو نصیب تھی اور کئی رؤیائے صالحہ بھی وہ میرے بارے میں دیکھ چکے تھے اس لئے چہرہ دیکھتے ہی مجھے انہوں نے قبول کر لیا اور کمال انشراح سے میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے پر ایمان لائے اور جاں نثاری کی شرط پر بیعت کی۔ اور ایک ہی صحبت میں ایسے ہو گئے کہ گویا سال ہا سال تک میری صحبت میں تھے اور نہ صرف اس قدر بلکہ الہام الٰہی کا سلسلہ بھی ان پر جاری ہو گیا اور واقعات صحیحہ ان پر وارد ہونے لگے اور ان کا دل ماسوی اللہ کے بقایا سے بکلّی دھویا گیا۔ پھر وہ اس جگہ سے معرفت اور محبت الٰہیہ سے معمور ہو کر واپس اپنے وطن کی طرف گئے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۲۹، ۳۳۰)

ملک خان بادشاہ صاحب ولد گل بادشاہ صاحب سکنہ درگئی، خوست بیان کرتے ہیں کہ:

"میں ۱۹۰۲ء میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ قادیان دارالامان میں آیا۔ یہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ جب ہم آئے اسی دن رخصت کی یا دوسرے دن کی۔ ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد ہم بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ حضرت شہید مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور پھر دوسرے نمبر پر خاکسار نے ہاتھ رکھا۔ بیعت کرنے کے بعد اس خاکسار نے غالباً دو تین دن گزارے ہونگے کہ شہید مرحوم نے مجھے فرمایا کہ میں نے رؤیا دیکھی ہے کہ آپ کو خوست کے حاکم تکلیف دیں گے اس لئے تم فوراً وطن واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ میں دو تین یوم بعد واپس چلا گیا۔ میرے ساتھ ایک ملا سپین گل صاحب بھی واپس چلے گئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۵ صفحہ ۸۲)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

منقولات

ہفتہ روزہ دی نیشن لندن جمعہ ۱۶؍ تا ۲۲؍ جولائی ۱۹۹۹ء میں شائع شدہ ایک خبر

جماعت احمدیہ کا واحد مقصد ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو

احمدیت نئی شان کے ساتھ اگلی صدی میں داخل ہو گی۔ رشید احمد چوہدری

لندن (پ ر)۔ پاکستان کے ایک اردو روزنامہ (خبریں) کی ۳؍ جولائی ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں اللہ یار ارشد کے ایک بیان "قادیانیت آئندہ صدی کا سورج طلوع ہوتے ہی اپنے انجام کو پہنچ جائیگی" پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نمائندہ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اللہ یار ارشد نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اخبارات میں ایسا بیان دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی بعض افراد کے ایسے بیانات اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً ۱۹۸۸ء میں منظور احمد چنیوٹی نے بیان دیا تھا "اگلے سال یعنی ۱۵؍ ستمبر ۱۹۸۹ء تک قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی"۔ (جنگ لاہور ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۸۸ء) مگر دنیا نے دیکھا کہ یہ دعویٰ غلط ثابت ہوا اور جماعت احمدیہ کا قدم ہر سال پہلے سے آگے ہی آگے بڑھتا گیا اور اب صورتحال یہ ہے کہ ہر سال لاکھوں افراد جماعت احمدیہ کی وساطت سے اسلام قبول کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے نمائندے نے کہا کہ اگر اللہ یار ارشد زندہ رہا تو دیکھے گا کہ احمدیت اگلی صدی میں ایک نئی شان سے داخل ہو گی کیونکہ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس کو موت آ ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اللہ یار ارشد کے دعویٰ کی کوئی بھی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ رشید چوہدری نے کہا کہ جہاں تک اللہ یار ارشد کے اس بیان "قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش کر رہے ہیں" کا تعلق ہے تو یہ جماعت احمدیہ پر سراسر جھوٹا الزام ہے۔ پاکستان کے قیام کے وقت جہاں احراری حضرات نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا کہ پاکستان نہ بن سکے وہاں احمدیوں کی تمام تر کوششیں پاکستان کے قیام کے حق میں تھیں اور اس کے بننے کے بعد استحکام پاکستان کی خاطر بھی جماعت احمدیہ کی کوششوں کو اپنوں اور غیروں نے سراہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو بس یہی دھن ہے کہ اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو۔ یہ احمدیوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اس جماعت نے ۵۰ سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کر کے پھیلا دیا ہے تاکہ دنیا قرآنی نور سے منور ہو۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

NIM AGENCIES CC

Importer / Exporter

Interested parties to do business with South Africa

Please contact: I.A.Chaudhry

Tel: 27-11-486 1796 Fax: 27-11-486 1803

e-mail: nimagencies@global.co.za

P.O.Box 1490 ROOSEVELT PARK 2129

Johannesburg. Republic of South Africa

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

خطبہ جمعہ

خلافت ثالثہ کے دور کے

متفرق احمدی شہداء کادلگداز تذکرہ

ظالموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے عبرت انگیز سلوک کے لرزہ خیزواقعات

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۵؍جون ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۵؍احسان ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی

بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يَاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾۔

(سورۃ البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۵)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

یہ شہداء کے ذکر کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے یہی آج کے خطبہ کا بھی موضوع ہے لیکن ضمنی طور پر چونکہ مالی سال ختم ہو رہا ہے اس کے متعلق مجھے تحریک کی گئی ہے کہ جماعت کو یاد دلادوں کہ اس مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنے وعدے پورے کرلیں اور جو کچھ قرض رہ گئے ہیں وہ بھی اتارلیں۔ زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ حساب صاف رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دو اقتباسات اسی ضمن میں میں پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں۔ ”پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں“۔ پھر فرماتے ہیں ”یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کرسکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم، مطبوعہ لندن صفحہ ۴۹۷)

اس مختصر تحریک کے بعد اب میں شہداء کا ذکر شروع کرتا ہوں جو خلافت ثالثہ کے زمانے میں شہید ہوئے اور اس تعلق میں سب سے پہلے **ماسٹر غلام حسین صاحب ولد عبدالکبیر بٹ صاحب** کا ذکر کروں گا۔ تاریخ شہادت اکتوبر ۱۹۶۷ء ہے۔ آپ ۱۹۴۹ء یا ۱۹۵۰ء میں ترک پورہ بانڈی پورہ مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے گلگت آگئے تھے۔ یہاں چند سال خواجہ ثناء اللہ صاحب مرحوم کے پاس ملازمت کرتے رہے پھر آپ گلگت میں ہی سکول ماسٹر کے طور پر بھرتی ہوئے اور مختلف اوقات میں مختلف سکولوں میں بطور ٹیچر کام کرتے رہے۔ گلگت سے آپ کا تبادلہ چلاس میں ہوا۔ پھر غالباً ۱۹۶۶ء میں چلاس سے بیس پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر تھور نالہ میں آپ کا تبادلہ ہوا۔ احمدیت کی بنا پر وہاں آپ کی مخالفت ہوئی اور غالباً اکتوبر ۱۹۶۷ء میں جب آپ سکول ہی میں رہائش پذیر تھے آپ پر رات کو حملہ کیا گیا اور دشمنوں نے آپ کو نماز پڑھنے کی حالت میں جائے نماز پر ہی ذبح کر دیا اور یوں یہ سادہ مزاج، نیک فطرت، نرم دل اور تہجد گزار مخلص احمدی اس دنیائے فانی سے رخصت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حملہ آوروں نے آپ کو شہید کرنے کے بعد نعش کو تھور نالہ میں بہادیا۔ مکرم خواجہ برکات احمد صاحب محلہ ناصر آباد ربوہ بیان کرتے ہیں کہ ”خاکسار ان دنوں علاقہ داریل میں رہائش پذیر تھا۔ اطلاع ملنے پر تھور نالہ پہنچا۔ مقامی نمبردار شیر غازی کے تعاون سے مرحوم کی نعش تلاش کی گئی۔ چلاس پولیس کو اطلاع کی گئی تھی اس لئے وہ بھی ہمراہ تھی۔ سکول سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گہری جگہ صرف آپ کے پاؤں کی انگلیاں دکھائی دیں جن پر سے گوشت گل گیا تھا۔ نعش نکالی گئی اور سکول کے احاطہ میں ہی آپ کی تدفین کی گئی۔ بعدہ ملزمان پکڑ لئے گئے مگر معمولی سزا کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ دنیا میں تو بعض اوقات معمولی سزا ہی ملتی ہے اور دنیا کی سخت سزا بھی اس سزا سے بہت معمولی ہے جو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے دی جائے گی۔

پسماندگان: آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے چھوٹے بھائی محمد عبداللہ صاحب مقبوضہ کشمیر میں بطور مربی سلسلہ کام کر رہے ہیں۔

مکرم چودھری حبیب اللہ صاحب آف چک حسن آرائیں۔ تاریخ شہادت تاریخ شہادت ۱۳؍جون ۱۹۶۹ء۔ آپ پانچ بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے جس کی وجہ سے رشتہ داروں سمیت پورا گاؤں آپ کی مخالفت کرتا تھا۔ آپ کے والدین نے احمدیت قبول کرنے کے جرم میں آپ کو گھر سے نکال دیا تو ساہیوال میں آکر اپنے برادر نسبتی کے ہاں رہنے لگے جہاں آپ محنت مزدوری کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد ان کی والدہ ان کو واپس اپنے گاؤں ”چک حسن آرائیں“ تحصیل عارف والہ ضلع پاکپتن میں لے گئیں۔ آپ کے والد صاحب، والدہ اور دیگر اقرباء آپ پر زور دینے لگے کہ احمدیت چھوڑ دیں۔ آپ کو اس جرم میں اکثر مارا پیٹا بھی جاتا مگر آپ نے نہ بوڑھے والدین کی خدمت سے منہ موڑا، نہ احمدیت سے۔

اسی دوران آپ کے والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ آپ نے تجہیز و تکفین کا مکمل انتظام کیا مگر آپ نے اپنے غیر احمدی والد کا جنازہ نہ پڑھا جس سے آپ کے غیر احمدی چچا اور دیگر اقرباء نے بڑا شور کیا اور آپ کی مخالفت کھلے عام ہونے لگی۔ اس گاؤں کے مولوی کو آپ کئی دفعہ بحث میں لاجواب کر چکے تھے۔ اس نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور آپ کی مخالفت کی آگ خوب بھڑکائی۔ چنانچہ وہ آپ کے چچازاد بھائیوں کے ساتھ مل کر منصوبے بنانے لگا۔ آپ نے شریعت کے مطابق اپنے والد صاحب کی زمین کا حصہ اپنی پانچوں بہنوں کو دیا تو بھی آپ کے چچازاد برہم ہوئے اور کہنے لگے تم نے انہیں ہمارے سروں پر بٹھادیا ہے۔ جب آپ نے قرآن وسنت کا حوالہ دیا تو کہنے لگے کہ تم کہاں کی شریعت کی باتیں کرتے ہو تم خود تو مرزائی ہو۔

اپنے گاؤں سے قریبی قصبہ ”قبولہ“ میں آپ کا بُک ڈپو تھا اور آپ قبولہ جماعت کے امام الصلوٰۃ مقرر تھے۔ آپ معمول کی نمازیں اور نماز جمعہ قبولہ میں ہی ادا کرتے تھے۔

واقعہ شہادت: ۱۳؍جون ۱۹۶۹ء کو جب آپ قبولہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس گاؤں میں آئے تو ان کی اہلیہ نے کہا آج زمین پر نہ جانا۔ میں نے سنا ہے کہ آج مخالفوں نے آپ سے لڑائی کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ مگر آپ نے کہا جب میں نہیں لڑوں گا تو وہ خوامخواہ کیسے لڑیں گے۔ چنانچہ آپ خالی ہاتھ اپنی زمینوں کی طرف چل پڑے۔

جمعہ کے روز پانی لگانے کی ان کی باری تھی مگر آپ کے ایک بہنوئی نے ان کا پانی اپنی زمینوں کو لگالیا۔ آپ نے جا کر دیکھا تو اپنے ایک مزارعہ کو جو برہم ہو رہا تھا کہا ”یہ بھی تو اپنے ہی کھیت ہیں، انہیں پانی لگادو“۔ پھر خود وہیں نالے پر وضو کرنے لگ گئے۔ نماز عصر کا وقت ہوگیا تھا۔ ابھی وضو کر کے واپس کھیتوں میں جا رہے تھے کہ ان کے چچازاد اور چند دوسرے مخالف للکارتے ہوئے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئے۔ آپ چونکہ گتکے کے ماہر تھے اس لئے اُن سے ہی ایک لاٹھی چھین کر اپنا دفاع کرنے لگے۔ آپ کے ایک بہنوئی نے جب یہ دیکھا تو وہ برچھی سے ان پر حملہ آور ہوا۔ برچھی آپ کے پیٹ میں لگی جس سے آپ شدید زخمی ہوگئے۔ آپ کے ایک کزن جو آپ کی مدد کو آئے تھے، انہیں بھی برچھی لگی۔

اس دوران جب کہ آپ زخمی ہو کر زمین پر گرے پڑے تھے، گاؤں سے آپ کی برادری کی ایک

منافق عورت جو گاؤں میں نیک بی بی کے نام سے مشہور تھی دودھ کا گلاس لائی اور شہید مرحوم کے منہ سے لگا دیا کہ پی لو۔ شہید مرحوم نے اس دودھ کے چند گھونٹ پی لئے۔ آپ کو ہسپتال پہنچانے کے لئے لوگ اٹھا کر شہر کی طرف لے جارہے تھے کہ آپ رستہ میں ہی شہید ہوگئے۔ بوقت شہادت آپ کی عمر اکتیس سال تھی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بعد میں پوسٹ مارٹم رپورٹ سے یہ بات سامنے آئی کہ آپ کو دودھ میں اس بظاہر نیک بی بی نے زہر ملا کر دیا تھا۔ کیونکہ پوسٹ مارٹم میں وہ زہر نکل آیا۔

مکافات عمل: جس عورت نے شہید مرحوم کو زخمی ہونے کی حالت مین دودھ میں زہر ملا کر پلایا تھا بعد میں وہ پاگل ہوگئی اور لوگ اس کے نزدیک بھی نہیں آتے تھے۔ وہ اسی حالت میں مرگئی اور اس کو بغیر غسل دیئے اسی حالت میں دفن کردیا گیا۔ باقی ظالموں کا حال معلوم نہیں۔

پسماندگان میں بیوہ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے۔ تینوں بیٹیاں مکرمہ امۃ السلام صاحبہ۔ مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ اور مکرمہ آنسہ طلعت صاحبہ۔ شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا مکرم محمد اقبال صاحب لاہور میں الیکٹرونکس کی دوکان کرتے ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم وسیم احمد صاحب ربوہ میں لکڑی کا کام کرتے ہیں اور یہ بھی شادی شدہ ہیں۔ تیسرے بیٹے مکرم ناصر احمد مظفر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کیشیئر ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ اور چوتھے بیٹے مکرم محمود احمد صاحب گڈز ٹرانسپورٹ کا بزنس کرتے ہیں، ربوہ میں رہتے ہیں اور یہ بھی ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔ شہید مرحوم مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب سابق مبلغ جاپان کے خالو تھے۔

مکرم سید مولود احمد بخاری شہید ولد سید محمود احمد صاحب کوئٹہ۔ یوم شہادت: ۹ر جون ۱۹۷۴ء۔ جون ۱۹۷۴ء سے ہی کوئٹہ میں مولویوں نے مساجد میں جماعت کے خلاف منافرت انگیز اور شر پھیلانے والی تقاریر کا سلسلہ شروع کردیا تھا جبکہ سید مولود احمد شہید اپنے والدین کے ساتھ کوئٹہ کے نواحی گاؤں میں رہائش پذیر تھے۔ صبح کے وقت سکول میں ملازمت کرتے اور شام کے وقت پڑھائی کرتے اور بی۔اے۔ کی تیاری کرتے تھے۔ ۸ر جون کو مفتی محمود نے ان کے گھر کے قریب کی مسجد میں اشتعال انگیز تقریر کی۔ چنانچہ ۸ر اور ۹ر جون کی درمیانی رات ڈیڑھ بجے چند افراد صحن کی دیوار پھلانگ کر اندر آئے۔ اس وقت مولود شہید کی آنکھ کھل گئی۔ اس کی چیخ وپکار کی آواز سے اس کی بہن سیما بھی جاگ اٹھی۔ اس نے چور سمجھا اور شور ڈالا تو صحن میں واقع سٹور میں چھپا ہوا ایک شخص نکلا اور دوسرا ایئر ین سے نکل بھاگا اور تیسرا جو صحن میں تھا باہر کا دروازہ کھول کر بھاگ گیا۔ اتنے میں باقی افراد خانہ بھی جاگ اٹھے۔ شہید اور اس کے بھائیوں نے سمجھا کہ یہ چور ہیں، ان کو پکڑنا چاہئے۔ لہٰذا وہ باہر سڑک پر آگئے۔ شرپسند جن کی تعداد سات بتائی جاتی ہے وہ ساتھ والی تنگ اور چھوٹی سی گلی سے نکلے۔ ایک نے مولود احمد کو بغلوں میں ہاتھ ڈال کر کمر کی طرف سے پکڑ لیا۔ اور باقی لوگوں نے خنجروں سے اس پر وار کرکے شدید زخمی کردیا۔ شہید کے بڑے بھائی ڈاکٹر سید مقصود احمد صاحب اور سب سے چھوٹے بھائی سید مظفر احمد صاحب جو اُس وقت گیارہ بارہ سال کے تھے، وہاں پہنچے۔ دشمنوں نے اندھیرے میں ڈاکٹر مقصود احمد صاحب اور سیّد مظفر احمد شاہ پر بھی خنجروں سے وار کئے اور وہ دونوں بھی زخمی ہوگئے۔ اتنے میں ان کے والد اور ان کی بہن بھی موقع پر پہنچے۔ اس وقت مولود شہید زخموں کی تاب نہ لاکر گر رہا تھا۔ ان دونوں نے اسے سنبھال لیا اور تینوں زخمیوں کو اٹھا کر گھر لے گئے۔

شہید کو اکیس زخم آئے جو دل اور بغل میں تھے۔ گھاؤ بہت گہرے اور دہان زخم کھلے تھے اور نیچے دل نظر آرہا تھا۔ باقی دونوں زخمیوں کو ہسپتال لے جایا گیا۔ پھر آپریشن ہوا۔ ڈاکٹر مقصود کو دو بوتل اور سید مظفر احمد کو چودہ بوتلیں خون دیا گیا۔ مولود کی شہادت کے وقت عمر اٹھارہ سال تھی۔ مولود شہید کو پولیس کی ہدایت پر مسجد احمدیہ کوئٹہ میں دفن کیا گیا۔ سید مولود احمد صاحب غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے بڑے بھائی سید مقصود احمد صاحب اِس وقت بہت سے اہم جماعتی عہدوں پر فائز ہیں۔ چھوٹے بھائی سید مشہود احمد صاحب آجکل جاپان میں ہیں اور مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ سب سے چھوٹے بھائی سید مظفر احمد صاحب بھی مختلف جماعتی خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ بڑی بہن امۃ الرشید انجم صاحبہ اور چھوٹی بہن مکرمہ امۃ الکریم سیما صاحبہ سمن آباد لاہور میں رہتی ہیں۔

آپ پر حملہ کرنے والوں کی تعداد سات تھی۔ کچھ عرصہ بعد ان حملہ آوروں میں سے دو کا دوپہر کے وقت کسی بات پر ایک ہوٹل میں جھگڑا ہوا۔ وہ لڑتے ہوئے باہر سڑک پر نکل آئے اور خنجروں سے ایک دوسرے پر وار کئے اور سڑک پر گر گئے۔ پولیس نے آکر جب ان کو اٹھایا تو ایک کی گردن کا کچھ حصہ جسم سے جڑا ہوا تھا اور باقی سر لٹک رہا تھا۔ دوسرا ہسپتال لے جاتے ہوئے مرگیا۔ سڑک پر موجود لوگ یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ایک شخص مولود شہید پر حملہ کے دوران اندھیرے کے باعث اپنے ساتھیوں ہی کے خنجروں سے زخمی ہوا اسے خفیہ طور پر علاج کے لئے کوئٹہ سے باہر لے جایا گیا لیکن علاج کی مناسب سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اس کے زخم خراب ہوگئے اور وہ اسی حالت میں مرگیا۔

(تلخیص از مراسلہ امۃ الکریم سیما صاحبہ ہمشیرہ شہید مرحوم)

شہادت مکرم محمد فخرالدین بھٹی صاحب تاریخ شہادت ۱۱ر جون ۱۹۷۴ء۔ مکرم محمد فخرالدین بھٹی صاحب ۱۹۱۸ء میں گجرات کے ایک قصبہ جلالپور جٹاں میں پیدا ہوئے۔ ابھی چار پانچ سال کے تھے کہ والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے میٹرک کا امتحان دیا تو والد بھی فوت ہوگئے۔ آپ نے پہلے فوج میں اور پھر پولیس کے محکمہ میں ملازمت کی، بعد میں تجارت بھی کرتے رہے۔ آخر ضلع ہزارہ کے ایک قصبہ میں ملازمت شروع کردی اور باقی زندگی ایبٹ آباد میں ہی گزاری۔ جب ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کے خلاف ہنگامے شروع ہوئے تو آپ نے نہ صرف اپنے گھر والوں کو بلکہ دوسرے احمدیوں کو بھی بہت حوصلہ دیا۔

۱۱ر جون ۱۹۷۴ء کو حالات بہت خراب تھے۔ آپ دفتر گئے تو کچھ دوستوں کے مجبور کرنے پر واپس گھر چلے گئے۔ اُس روز شہر میں اشتعال بہت زیادہ پھیل گیا تھا اور جلسے جلوس ہورہے تھے۔ آپ کے ایک بیٹے کے دوست جو فوج میں تھے، انہوں نے ایک ٹرک بھیجا کہ اپنا قیمتی سامان لے کر اُن کے ہاں آجائیں لیکن آپ نے انکار کردیا۔ بیوی نے چلنے پر اصرار کیا تو کہنے لگے کہ اگر تم گھبرا گئی ہو تو بچوں کو لے کر جہاں جانا چاہو چلی جاؤ، میں تو کہیں نہیں جاؤں گا۔ پھر آپ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل کے واقعات بیان کئے کہ انہوں نے پتھروں کی بارش میں بھی مسکراتے ہوئے جان دیدی اور دشمن کے سامنے سر نہ جھکایا۔

آپ کی بیٹی مکرمہ روبینہ خلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ شام ساڑھے چار بجے ایک بہت بڑا جلوس گھر پر حملہ آور ہوا اور گیٹ توڑ کر اندر آگیا پھر اندرونی دروازہ توڑنے کی کوشش شروع کی تو شہید مرحوم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ دروازے کو اندر سے سہارا دیئے کھڑے رہے۔ جب آدھا دروازہ ٹوٹ گیا تو آپ نے مجبوراً ہوائی فائرنگ کی جس سے جلوس بھاگا اور باہر نکل کر چاروں طرف سے گھر پر شدید پتھراؤ شروع کردیا۔ جب کھڑکیوں اور روشندانوں کے شیشے ٹوٹ گئے تو اہل خانہ نے صحن کے درخت کے ذریعے ہمسایوں کے گھر میں چھلانگ لگادی۔ اس پر جلوس نے بہت شور مچایا اور ایک لڑکا حملہ کرنے کے لئے چھت پر چڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر سکتا، شہید مرحوم نے اُسے گولی ماردی اور اُس کی لاش جلوس کی طرف پھینک دی۔ اس کے بعد کسی اور کو چھت پر چڑھنے کی جرأت نہ ہوئی لیکن اب ہمسایہ کے گھر پر بھی پتھراؤ شروع ہوگیا اور شہید مرحوم اکیلے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے رہ گئے۔

بیوی بچے ہمسایوں کے ایک غسلخانے میں بند ہوگئے۔ کچھ دیر بعد ہمسایہ نے اپنے گھر کی عورتوں اور بچوں کو جیپ میں باہر بھجوادیا اور بعد میں دشمن کو کہہ دیا کہ فخرالدین کے بیوی بچے بھی اُنہی کے ساتھ نکل گئے ہیں۔ مشتعل ہجوم فخرالدین بھٹی صاحب کے گھر پر دوبارہ حملہ آور ہوا تو شہید مرحوم کے پاس گو پستول تو تھا لیکن گولیاں ختم ہوگئی تھیں تب بپھرا ہوا ہجوم آپ پر ٹوٹ پڑا۔ آپ کے گھر کو آگ لگادی گئی اور آپ کو آگ میں پھینکا گیا لیکن آپ جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ جب بے بس ہوگئے تو ہجوم آپ کو مارتا ہوا میدان میں لے گیا۔ آپ کلمہ شہادت پڑھتے تو دشمن کہتا کہ اب تو موت کے ڈر سے مسلمان ہورہا ہے لیکن ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے۔ آپ جواب دیتے کہ میں موت سے نہیں ڈرتا، تم نے جو کرنا ہے کرو، میں خدا کے فضل سے پکا مسلمان ہوں اور کافر تم ہو۔ کچھ لوگوں نے جب آپ کو بچانے کی کوشش کی تو اُنہیں بھی پتھر مارے گئے۔ اس پر آپ نے ہاتھ کے اشارے سے اُن لوگوں کو پیچھے چلے جانے کو کہا۔ ظالم پتھروں، چاقوؤں اور ڈنڈوں سے آپ پر وار کرتے رہے اور اسی طرح یہ بے خوف مجاہد کلمہ پڑھتے پڑھتے شہید ہوگیا۔ جب آپ پر پتھر برسائے جارہے تھے تو آپ نے ایک دفعہ بھی اپنے چہرے کو بچانے کے لئے ہاتھوں سے چھپانے کی کوشش نہ کی۔ دشمن حیران تھا کہ اس شخص نے اتنی چوٹیں کھانے کے باوجود بھی "اُف" تک نہ کی۔ بعد میں یہی کہتے پھرتے تھے کہ یہ شخص لاکھوں میں ایک تھا، بہت ایماندار، مخلص اور خوبیوں والا تھا بس ایک ہی کمی تھی کہ یہ مرزائی تھا۔

پھر ظالموں نے پروگرام بنایا کہ آپ کی لاش کو چوک میں لے جاکر پھانسی دیدی جائے۔ تب ایک شدید مخالف شخص نے اس وقت عقل سے کام لیا اور آگے بڑھ کر دشمن کو اس حرکت سے منع کیا۔ اتنے میں پولیس آپ کی لاش ایک چارپائی پر ڈال کر اٹھا لے گئی۔ ان کا ایک وفادار کتا ان کی لاش کے گرد گھومتا رہا اور تین دن بھوکے رہنے کے بعد اُس نے بھی صدمے سے جان دیدی۔

شہید کو راولپنڈی لے جاکر سپرد خاک کردیا گیا۔ جو کتے کی موت ہے یہ بھی اپنے مالک سے وفاداری ظاہر کرتی ہے لیکن انسان بد نصیب کو خدا کا وفادار ہونا نصیب نہیں۔

مکرم محمد زمان خان صاحب اور **مکرم مبارک احمد خان صاحب پوڑی۔ بالاکوٹ** تاریخ شہادت ۱۱ر جون ۱۹۷۴ء۔ مکرم سید بشیر احمد صاحب آف پھگلہ کے بیان کے مطابق مکرم محمد زمان خان صاحب اور ان کے بیٹے مبارک احمد خان صاحب کو دشمنانِ احمدیت نے ۱۱ر جون ۱۹۷۴ء کو گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کردیا تھا۔ ان کی نعشوں کی بے حرمتی کی گئی۔ ان کے گھربار جلادیئے گئے اور ایک نعش کو بھی پٹرول چھڑک کر جلادیا گیا۔

مکرم محمد زمان خان صاحب کے تین بیٹے منیر احمد خان صاحب، منور احمد خان صاحب اور محمود احمد خان صاحب ایم۔اے بقید حیات ہیں۔ مکرم محمود احمد صاحب ملازمت کرتے ہیں اور منیر احمد صاحب اور منور احمد صاحب کامیابی کے ساتھ ٹھیکیداری کرتے ہیں۔ چند ہفتے قبل مکرم بشیر احمد شاہ صاحب آف پھگلہ اور مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ ان کو مل کر آئے ہیں۔ مکرم محمد زمان خان صاحب کی اہلیہ ابھی زندہ ہیں اور ماشاء اللہ بڑی صابرہ شاکرہ اور باہمت خاتون ہیں۔

سیٹھی مقبول احمد صاحب۔ جہلم۔ تاریخ شہادت ۲ر جولائی ۱۹۷۴ء۔ آپ ۱۹۴۲ء میں سیٹھی محمد اسحاق صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب انتہائی مخلص، نڈر اور بہت جوشیلے احمدی تھے اور وفات تک زعیم انصار اللہ جہلم تھے۔ آپ کے دادا میاں محمد ابراہیم صاحبؓ ابتدائی صحابہ

میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجامِ آتھم میں شائع شدہ ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں آپ کا نام ۲۰۵ نمبر پر تحریر فرمایا ہے۔ آپ کی دادی جان بھی صحابیہ تھیں۔ اسی طرح آپ کے نانا مکرم شیخ فرمان علی صاحب بھی صحابی تھے۔ یعنی آپ ہر لحاظ سے نجیب الطرفین تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم جہلم میں حاصل کی، پھر بی۔اے تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالبعلم رہے۔ پھر جہلم میں مقبول شوسٹور کے نام سے ذاتی کاروبار شروع کیا۔ آپ کی شادی ۱۹۷۴ء میں مردان کے ایک احمدی خاندان میں مشتاق احمد صاحب کی ہمشیرہ سے ہوئی۔

واقعہ شہادت: ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کے ربوہ ریلوے سٹیشن کے واقعہ کے بعد جہلم شہر میں بھی شر انگیزی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور مولوی ہر روز لاؤڈ سپیکروں پر جماعت اور بانی جماعت کے خلاف زہر اگلنے لگے۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء کے پُر آشوب حالات میں جہلم شہر میں ایک اوباش نوجوان قتل ہوا تو مولویوں نے قتل کا الزام احباب جماعت پر لگا کر جماعت کے خلاف مزید اشتعال انگیزی شروع کر دی۔ مساجد کے سپیکروں اور بازاروں میں قتل و غارت اور لوٹ مار کے بار بار اعلانات کئے گئے۔ ایک احمدی سیٹھی عطاء الحق صاحب ایڈووکیٹ کو بھی قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں احمدی احباب کے چار گھرانوں اور اڑتالیس کاروباری مراکز کو لوٹا گیا اور بعد میں آگ لگا دی گئی۔ جب چار دکانوں کو آگ لگائی گئی تو مخالفین کی ملحقہ کچھ دکانیں بھی آگ کی لپیٹ میں آ گئیں، جس پر وقت کے ایس۔پی چودھری محمد رمضان نے اعلان کیا کہ اب آگ نہ لگائیں اس طرح مسلمانوں کی دکانوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے، صرف سامان لوٹیں۔ ایک دکان کا تالا ایس۔پی نے خود اپنے پستول سے فائر کر کے توڑا اور دکان لوٹی۔ اسی دوران اسلحہ بردار جلوس پولیس کی نگرانی میں سیٹھی مقبول احمد صاحب کے گھر حملہ آور ہوا اور اندھا دھند فائرنگ کر کے سیٹھی مقبول احمد صاحب کے دو بھائی اور بھاوجہ کو شدید زخمی کر دیا۔ ان کے بھائی سیٹھی محبوب احمد صاحب کی ایک آنکھ ہمیشہ کے لئے ضائع ہو گئی۔

جلوس دروازہ توڑ کر گھر کے اندر داخل ہو گیا اور سیٹھی مقبول احمد صاحب جلوس کی فائرنگ کی زد میں آ کر موقعہ پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ورثاء: شہید مرحوم شہادت کے وقت بیوہ اور ایک بیٹا ممتاز احمد سیٹھی جس کی عمر دو سال تھی چھوڑ گئے۔ اور شہادت کے دو ماہ بعد دوسرا بیٹا مقبول ثانی پیدا ہوا جو کہ آجکل رشیا میں میڈیکل فائنل ایئر میں پڑھ رہا ہے۔ بڑا بیٹا ممتاز احمد سیٹھی آسٹریلیا میں یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ان کے بھائی محبوب احمد سیٹھی صاحب نے ان کی شہادت کے بعد ان کی بیوہ سے شادی کر لی اور بچوں کو اپنی کفالت میں لے لیا۔

مجلس تحفظِ ختم نبوت کا سیکرٹری نشر و اشاعت مولوی حافظ محمد اکرم جو کہ جہلم شہر میں اشتعال انگیزی میں پیش پیش تھا اسے ذیابیطس کی بیماری لگی، جسم گلنا سڑنا شروع ہو گیا۔ بیوی بچوں نے چھوڑ دیا، کوئی تیمارداری کرنے والا نہ تھا۔ اسلام آباد میں ایک مکان میں اس کی وفات ہوئی جس کا تین چار دن بعد علم ہوا۔ جسم سے شدید بدبو آ رہی تھی۔ لاش کسی نے جہلم پہنچائی تو اس کے بیوی بچوں اور سسر نے لاش قبول نہ کی اور کہا کہ اس قسم کے سیاہ کار شخص کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ گھر سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر مولویوں نے جنازہ پڑھا کر لاش اس کے آبائی گاؤں سمندری ضلع فیصل آباد بھجوا دی۔

اس کے علاوہ مجلس تحفظِ ختم نبوت کے صدر مولوی عبدالغفور کے جسم پر بھی ذیابیطس کے پھوڑے نکلے اور جسم میں کیڑے پڑ گئے اور بعد ازاں وہ اسی بیماری کے ساتھ مرا۔

مجلس تحفظِ ختم نبوت کا جنرل سیکرٹری ناصر فدا ۲۳/مارچ ۱۹۷۴ء کو یوم مسیح موعودؑ کے جلسہ کے موقعہ پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ مسجد احمدیہ جہلم پر حملہ آور ہوا۔ اُس نے حقارت سے ٹھوکر مار کر مسجد کے بیرونی دروازہ کو کھولا جس سے اسی وقت اس کے پاؤں کے ناخن میں تکلیف ہوئی جو کینسر میں تبدیل ہو گئی جس کی وجہ سے تین دفعہ اس کی ٹانگ کاٹنی پڑی۔ آخر اسی بیماری کے عذاب سہتا ہوا مر گیا۔

پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب۔ تاریخ شہادت ۲/ستمبر ۱۹۷۴ء۔ آپ بھاگلپور کے رہنے والے تھے۔ 1947ء میں تقسیمِ ملک کے بعد لاہور میں سکونت اختیار کی پھر حیدر آباد سندھ چلے گئے اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ آپ کے والد ماجد پروفیسر سید عبدالقادر صاحبؓ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے جو حضرت سیّدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ عباس شہید بوقت شہادت گورنمنٹ کالج حیدر آباد میں پروفیسر تھے۔ اس سے پہلے آپ تعلیم الاسلام کالج میں بھی پروفیسر رہے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ سب کو جماعت سے متعارف کروانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ آپ کی شہادت کی ظاہری وجہ بھی کثرت سے تبلیغ کرنا ہی بنی۔ ساری عمر بے داغ بسر کی اور اعلیٰ اخلاق کے حامل رہے۔

واقعہ شہادت: ۲/ستمبر ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ رات دس بجے آپ کسی دوست کے گھر سے واپس آ رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ پر پستول سے فائر کر کے آپ کو شہید کر ڈالا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے قبل جمعہ کا دن تھا۔ اس دن آپ نے اپنے چندے کی مکمل ادائیگی کی۔ یہی بات میں نے ابھی سمجھائی ہے جماعت کو کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ موت کب ہونی ہے۔ ان کو تو معلوم ہوتا ہے یہ تصرف الٰہی کے تابع سمجھایا گیا تھا کہ آج اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤں، چندہ تو ادا ہو جائے۔ چنانچہ اگلے روز ہی مولیٰ کریم کا بلاوا آ گیا۔

ورثاء: آپ کی اہلیہ حُمدیٰ بیگم خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور اپنے دو بیٹوں حماد اور عمار کے ساتھ آجکل امریکہ میں مقیم ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے چار بیٹیاں بھی چھوڑیں۔ بڑی بیٹی مریم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب شہید کے بیٹے مسلم کی بیوی ہیں اور ناروے میں مقیم ہیں۔ دوسری بیٹی بُسینیٰ امریکہ میں سردار رفیق احمد صاحب انجینئر کی اہلیہ ہیں۔ تیسری بیٹی بشریٰ عباس ہیں جو مکرم نصیر احمد سلیمان صاحب کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں اور ٹورانٹو (کینیڈا) میں مقیم ہیں۔ چوتھی عامرہ عباس صاحبہ اپنے بھائی عمار کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئیں۔ عامرہ کی شادی امریکہ میں مقیم ڈاکٹر فیروز پڈر صاحب سے ہوئی ہے جو ناصر آباد مقبوضہ کشمیر کے باشندے ہیں۔ ان کے جڑواں بھائی عمار کی شادی عنقریب ہونے والی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب۔ یوم شہادت ۲۹/ستمبر ۱۹۷۴ء۔ آپ ۲۰/اکتوبر ۱۹۱۰ء کو مُڈھ رانجھا میں پیدا ہوئے۔ 15 سال تک محلّہ دارالبرکات کے صدر رہے۔ مئی ۷۴ء میں ہنگامے شروع ہوئے تو ربوہ کے بہت سے بے گناہ شہریوں کو پولیس نے دھوکہ سے پکڑ کر سرگودھا جیل میں ڈال دیا، جہاں انہیں مختلف اذیتیں پہنچائی جاتی رہیں۔ ان اسیران میں ماسٹر صاحب کا بیٹا اور بھانجا بھی شامل تھے۔ ایک روز آپ ان سے ملاقات کیلئے ایک وفد کے ساتھ سرگودھا گئے۔ جب واپس آنے کیلئے سرگودھا ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو وہاں چند نقاب پوشوں نے احمدیوں پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ۹۔افراد شدید زخمی ہو گئے۔ ماسٹر صاحب بھی ان زخمیوں میں شامل تھے۔ آپکے سر پر گولی لگی۔

فائرنگ کے بعد جب نقاب پوش فرار ہو گئے تو احمدیوں نے اپنے زخمی ساتھیوں کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالنا شروع کیا لیکن پولیس نے کہا کہ جب تک رپورٹ درج نہیں ہو جاتی، زخمیوں کو کہیں نہیں لے جایا جا سکتا۔ چنانچہ زخمیوں کو گاڑی سے نیچے اتارا گیا اور رپورٹ درج کروائی گئی۔ جو زیادہ زخمی تھے انہیں سرگودھا ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ ماسٹر صاحب بھی تین ہفتے سرگودھا ہسپتال میں رہے پھر آپ کو جنرل ہسپتال لاہور منتقل کیا گیا مگر ڈاکٹر ان کے سر سے گولی نکالنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کچھ عرصہ بعد انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ منتقل کیا گیا جہاں آپ ۲۹/ستمبر ۱۹۷۴ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چھ بیٹے چھوڑے جو پاکستان کے علاوہ کینیڈا، سویڈن وغیرہ میں آباد ہیں۔

عبدالحمید صاحب ۔ کنری۔ تاریخ شہادت ۳/اکتوبر ۱۹۷۴ء۔ ۳/اکتوبر ۱۹۷۴ء کو جماعت اسلامی کی تحریک پر مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب کے بارہ میں ایک سوچی سمجھی سکیم تیار کر کے یہ مشہور کر دیا گیا کہ انہوں نے قرآن کریم جلا دیا ہے۔ ۳/اکتوبر کو جماعت کے خلاف نکالا جانے والا جلوس جو طالبعلموں، شہر کے اوباشوں اور غنڈوں پر مشتمل تھا اور ان کی پشت پناہی جماعت اسلامی اور پولیس کر رہی تھی۔ ڈاکٹر رشید صاحب کے کلینک پر حملہ آور ہوا اور اُسے مکمل تباہ کیا، پھر ان کے مویشیوں کے باڑے کو آگ لگا دی۔ محترم عبدالحمید صاحب مویشیوں کو بچانے کے لئے اور انہیں کھولنے کے لئے آگے بڑھے تو ہجوم میں سے کسی نے اُن پر گولی چلا دی اور وہ وہیں شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہید مرحوم غیر شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں والدین اور بہن بھائی تھے۔ آپ کے والد مکرم سردار احمد صاحب ۱۹۸۷ء میں وفات پا گئے۔

بشارت احمد صاحب ۔ تہال ضلع گجرات۔ تاریخ شہادت ۷/اکتوبر ۱۹۷۴ء۔ بشارت احمد صاحب ولد غلام حسین صاحب یکم نومبر ۱۹۴۸ء کو موضع تہال ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ مرحوم کے چار بھائی تھے اور ایک بہن تھی۔ آپ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ نے تہال سے پرائمری پاس کی اور ساتھ ہی قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھ لیا۔ بعد ازاں ۱۹۶۶ء میں میٹرک کے بعد آپ فوج میں بھرتی ہوئے۔

۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف ملک گیر تحریک کے دوران تہال بھی لپیٹ میں آ گیا اور گردونواح کے چھ گاؤں تہال پر حملہ آور ہوئے، احمدیوں کے گھر جلائے گئے، اس سے پہلے سامان لوٹا گیا، مال مویشی چھینے گئے اور عام لوٹ کھسوٹ کی گئی۔ ان سنگین حالات کو دیکھ کر ایس۔پی چیمہ صاحب نے نہایت دلیری سے ان شرپسندوں کو روکا بلکہ اس ہنگامہ میں بلوائیوں میں سے دو مارے بھی گئے۔ مخالفت وقتی طور پر تو کچھ سرد پڑ گئی مگر چنگاریاں اندر ہی اندر سلگتی رہیں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں تقریباً چار بجے تنویر احمد اور بشیر احمد جو شہید مرحوم کے بھتیجے تھے، روتے ہوئے گھر داخل ہوئے۔ ان بچوں نے آ کر بتایا کہ چند غیر احمدی لڑکے راستہ میں تھے انہوں نے ہمیں مرزائی مرزائی کہنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی پتھراؤ بھی کیا اور ہم مشکل سے جان بچا کر نکلے ہیں۔ مکرم بشارت احمد صاحب سے برداشت نہ ہو سکا۔ اٹھے کہ میں ان کے گھر والوں کو کہتا ہوں کہ یہ کیا شرافت ہے کہ ہمارے بچوں کو بھی گلی میں سے نہیں گزرنے دیتے، اپنے بچوں کو سمجھاؤ۔ سب نے روکا کہ آپ نہ جائیں، حالات خراب ہیں مگر آپ نہ مانے اور کہا کہ میں ان کو محض کہنے جا رہا ہوں کونسی لڑائی کرنی ہے، کچھ نہیں ہوتا اور اتنا

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

دب کر ہم کیوں رہیں، جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آسکتی۔ چنانچہ آپ ان بچوں کے گھر گئے اور ان کے والدین کو سمجھانے لگے کہ دیکھیں یہ طریق درست نہیں ہے۔ ان بچوں کی والدہ بولی تو کافر ہے ہمارے گھر سے نکل جا۔ تو نے ہمارا صحن ناپاک کر دیا ہے۔ آپ باہر نکلے ہی تھے کہ منصوبہ کے مطابق وہ لوگ جو چھپ کر مسلح بیٹھے تھے پیچھے سے نکل آئے اور آتے ہی آپ پر اندھا دھند لاٹھیوں کے وار کرنے شروع کر دئے۔ ایک لاٹھی آپ کے سر پر لگی جس سے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اور حملہ آور بھاگ گئے۔ آپ کے اقرباء کو جب پتہ چلا تو فوراً موقعہ واردات پر پہنچے۔ آپ میں ابھی زندگی کی رمق موجود تھی چنانچہ آپ کو ہسپتال پہنچایا گیا مگر آپ زخموں کی تاب نہ لا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ورثاء: آپ اپنے پیچھے ایک بیٹی اور بیوہ چھوڑ گئے۔ بیٹی کی اب شادی ہو چکی ہے۔

مکافات عمل: جس خاندان نے مکرم بشارت احمد صاحب کو شہید کیا تھا اُن کا ایک بیٹا ریل سے گر کر مر گیا اور اس کی لاش کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ جس وقت اس کی نعش گاؤں لائی گئی تو اس میں سے سخت بدبو آتی تھی۔ اس کی بقیہ نرینہ اولاد بھی منشیات کے دھندے میں ملوّث ہو گئی اور سارا خاندان برباد ہو گیا یعنی وہ عورت جس نے شرارت کی تھی اس کی اولاد کا یہ حال ہوا۔

چودھری عبدالرحیم صاحب شہید اور چودھری محمد صدیق صاحب شہید تاریخ شہادت ۲۶ ر ستمبر ۱۹۷۶ء۔ چودھری عبدالرحیم صاحب ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام چودھری شاہ نواز صاحب اور والدہ کا نام حاکم بی بی صاحبہ تھا۔ شہید مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر قریباً ساٹھ سال تھی۔ آپ کا گاؤں تلونڈی جھنگلاں قادیان سے چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے اپنے خاندان سمیت کھرولیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں رہائش اختیار کر لی۔ چار سال کے بعد فیصل آباد میں سسرال کے ہاں چند سال گزارے۔ پھر ۱۹۶۱ء میں موسیٰ والا چلے آئے کیونکہ آپ کی زمین کی الاٹمنٹ موسیٰ والا میں ہوئی تھی۔

واقعہ شہادت: مسجد احمدیہ جو کہ ۱۹۷۴ء سے پہلے کی بنی ہوئی تھی اس میں احمدی اور غیر احمدی دونوں نماز پڑھتے تھے۔ بعد میں ایک اور مسجد تیار کی گئی جو کہ غیر احمدیوں نے گاؤں میں ہی واقع اپنی زمین پر تعمیر کروائی۔ فریقین نے اس میں حصہ ڈالا اور احمدی اور غیر احمدی دونوں اپنی اپنی نماز علیحدہ پڑھنے لگے۔ گاؤں کے چند شر پسندوں اور ڈسکہ شہر سے مولویوں نے آکر شرارتیں شروع کر دیں۔ اندر ہی اندر انہوں نے شرارت کا منصوبہ بنایا۔ مسجد کے اردگرد آباد مقامی لوگ ایک برادری کے تھے اور آپس میں باہم رشتہ دار تھے جس کی وجہ سے ان کا یہ منصوبہ ظاہر نہ ہو سکا۔ اس طرح ۳۰ ر رمضان کی رات آئی اور فیصلہ کے مطابق کہ نماز اسی عیدگاہ میں پڑھنی ہے جہاں پر غیر احمدی بھی پڑھتے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد چودھری عبدالرحیم صاحب نے اپنے دو بیٹوں کو کہا کہ صفیں وغیرہ عیدگاہ لے جائیں اور ساتھ ہی خود بھی تیار ہو گئے۔ شر پسندوں نے منصوبہ کے مطابق ان لڑکوں پر حملہ کر دیا۔ چودھری عبدالرحیم صاحب اور ان کے بھائی محمد صدیق صاحب جب عیدگاہ میں داخل ہوئے تو چند افراد نے ان دونوں پر بھی کلہاڑیوں اور ڈنڈوں کے ذریعہ اچانک حملہ کر دیا جبکہ یہ دونوں خالی ہاتھ تھے۔ چودھری عبدالرحیم صاحب زخموں کی تاب نہ لا کر ایک گھنٹہ کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور چند گھنٹے بعد چودھری محمد صدیق صاحب نے بھی دم توڑ دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

چودھری عبدالرحیم صاحب جماعت احمدیہ موسیٰ والا میں پہلے شہادت پانے والے خوش نصیب ہیں۔ آپ کی بیوہ امانت بی بی صاحبہ موسیٰ والا میں بقید حیات ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مکرم عبدالستار صاحب زمیندارہ کرتے ہیں۔ مکرم فرزند علی صاحب آرمی ریٹائرڈ ہیں اور موسیٰ والا میں مقیم ہیں۔ مکرم اصغر علی صاحب بھی آرمی ریٹائرڈ ہیں اور طاہر آباد ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ مکرم محمد یعقوب صاحب ایئر فورس سے ریٹائرڈ ہیں اور اس وقت لاہور میں مقیم ہیں۔ مکرم ارشد علی صاحب جرمنی میں مقیم ہیں۔ بیٹیوں میں سے ایک رضیہ صاحبہ لیّہ میں اور دوسری صفیہ صاحبہ فیصل آباد میں بیاہی گئی ہیں۔

چودھری محمد صدیق صاحب کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ عائشہ بی بی صاحبہ زندہ ہیں اور موصیہ ہیں۔ اولاد تین بیٹوں اور تین بیٹیوں پر مشتمل ہے۔ تینوں بیٹے اکبر علی صاحب، ناصر احمد صاحب اور محمود احمد صاحب بھرو کے خورد ضلع سیالکوٹ میں زمیندارہ کرتے ہیں۔ بیٹیوں میں محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر میں اور سکینہ بی بی صاحبہ اور عزیزہ بی بی صاحبہ دونوں موسیٰ والا میں بیاہی ہوئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام بچے صاحبِ اولاد اور خوشحال ہیں۔

رشیدہ بیگم صاحبہ۔ تاریخ شہادت ۹ ر اگست ۱۹۷۸ء۔ قاری عاشق حسین صاحب کے تحریر کردہ حالات کے مطابق ان کی بیگم رشیدہ بیگم صاحبہ سانگلہ ہل شہر کی رہنے والی تھیں۔ ان کے والدین چادر چک نزد مریم آباد ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے، زمیندارہ پیشہ کرتے تھے۔ اچھا کھاتا پیتا گھرانہ تھا۔ آپ دنیاوی تعلیم تو حاصل نہ کر سکیں البتہ قرآن کریم ناظرہ اچھی طرح پڑھا ہوا تھا اور بہت سارے بچوں اور بچیوں کو بھی پڑھایا کرتی تھیں۔

قبول احمدیت: ۱۹۷۶ء میں جب قاری صاحب نے خدا تعالیٰ کی بشارات کے مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق پائی تو رشیدہ بیگم صاحبہ کو بتایا کہ میں تو خدا تعالیٰ کی بشارات کے تحت احمدی ہو گیا ہوں، اگر آپ بھی احمدیت کو قبول کر لیں تو بہت اچھا ہو، ورنہ مذہب میں جبر نہیں ہے۔ اس بات پر وہ خاموش ہو گئیں۔ کچھ دیر کے بعد کہنے لگیں کہ ابھی نہیں پھر بتاؤں گی۔ اسی حالت میں کچھ عرصہ گزر گیا۔

ایک دن ان کے والد اور چچا اور کچھ اَور لوگ گاؤں سے آئے اور رشیدہ بیگم صاحبہ سے گفتگو کرتے رہے اور اس بات پر زور دیتے رہے کہ حافظ تو کافر ہو گیا ہے آپ ہمارے ساتھ بچے لے کر چلیں۔ اس پر رشیدہ بیگم نے کہا کہ اگر حافظ صاحب کافر ہو گئے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ کافر ہی ہوں۔ اگر یہ دوزخ میں جائیں گے تو میں بھی دوزخ میں جاؤں گی۔ چنانچہ وہ مایوس واپس لوٹ گئے۔ ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ پر ربوہ آئیں۔ جب مستورات میں غیر معمولی اخوت اور پیار محبت کا نمونہ دیکھا تو کہنے لگیں یہ خدائی تصرف ہے ورنہ عورتوں میں اس قسم کی تربیت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اسی سال گھر جا کر باقاعدہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں اور آخر دم تک نہایت اخلاص اور وفاداری سے اس عہدِ بیعت کو نبھایا اور اس راہ میں ہر دکھ اور قربانی کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ ہر روز گھر میں کئی غیر از جماعت وفود کی صورت میں آتے اور بحث مباحثہ کرتے اور روحانی اذیّت پہنچاتے مگر باوجود ان کے سخت رویہ کے مرحومہ ان کی بڑے اخلاص اور محبت سے خدمت کرتی تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے پہلے بھی نماز، روزہ اور تہجد کی پابند تھیں لیکن قبول احمدیت نے تو اس صفت کو چار چاند لگا دیئے اور وہ پنجگانہ نمازوں اور نماز تہجد کے علاوہ اَور نوافل بھی بڑے اہتمام سے ادا کرنے لگیں۔ بہت سی سچی خوابیں دیکھنے لگیں۔ غریبوں کی بہت مدد کرنے والی اور افرادِ جماعت کا بہت احترام اور عزت کرنے والی خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں اور تنظیموں کے ساتھ بہت تعاون اور دلچسپی کا مظاہرہ کرتی تھیں۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتیں اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے عورتوں میں خوب تبلیغ کرتی تھیں۔

۸ ر اگست ۱۹۷۸ء کو رمضان المبارک کی ۳ ر تاریخ تھی۔ قاری صاحب نماز تراویح پڑھا کر آئے تو دیکھا کہ بیٹھک میں دو مہمان آئے بیٹھے ہیں۔ وہ پرانے دوست تھے۔ جب ان سے فارغ ہو کر اندر آئے تو بیوی سے پوچھا کیا بات ہے آپ ابھی تک سوئی نہیں۔ کہنے لگیں حافظ جی مجھے آج نیند نہیں آ رہی۔ حافظ صاحب نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ کہنے لگیں کہ کل رات خدا نے مجھے بتایا ہے کہ جس لڑکے کو تو نے خود پالا ہے وہ تیرا قاتل ہے۔ یہ لڑکا قاری صاحب کا بھتیجا تھا۔ عبداللہ نام تھا اور تقریباً نو ماہ کی عمر سے بیس سال کی عمر تک مرحومہ نے اسے پالا تھا۔ ان کی سچی خوابیں بھی دیکھیں کتنی عظیم الشان ہیں، کیسی صفائی سے پوری ہوئیں ان کو یہ یقین تھا۔ اس کا کوئی والی وارث نہ تھا۔ اب اپنوں اور غیروں نے اسے ورغلا کر اپنی مربیہ ماں کا مخالف بنا دیا تھا۔ کہنے لگیں کہ میرا خیال ہے اب ہمارا یہاں رہنا مناسب نہیں۔ سانگلہ ہل چھوڑ کر ہمیں ربوہ چلے جانا چاہئے۔ مبادا اس لڑکے سے ہمیں کوئی نقصان پہنچ جائے۔ حافظ صاحب نے کہا صدقہ وغیرہ دو، کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ وہ تو آپ کا بیٹا ہے ایسا نہیں کرے گا۔ لیکن خدا کی بات بہر حال پوری ہونی تھی۔ علی الصبح مکرم امیر صاحب سانگلہ ہل اور قاری صاحب ایک دو اور دوست لے کر فیصل آباد ایک احمدی دوست کی تعزیت کرنے چلے گئے۔ وہ لڑکا عبداللہ جو ایک سال قبل شیخوپورہ چلا گیا تھا گھر میں داخل ہوا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے پہلے ایک بچی پر جو پرائمری جماعت میں پڑھتی تھی، حملہ کیا۔ لیکن جب وار خالی گیا تو پھر بچوں پر جھپٹا۔ آپ بچوں کو بچانے کے لئے آگے بڑھیں تو انہیں بچاتی بچاتی خود اس کی گرفت میں آ گئیں۔ وہ ظالم چھاتی پر بیٹھ گیا اور چاقو کے وار کرتا رہا۔ آپ بے بسی کی حالت میں اسے روکتی رہیں اور کہتی رہیں کہ عبداللہ بتا تو دو کہ ہمیں کس وجہ سے مار رہے ہو۔ کہنے لگا تم کافر ہو گئی ہو اس لئے مارتا ہوں۔ بہر حال جب اس نے سمجھا کہ اب فوت ہو گئی ہیں تو انہیں چھوڑ کر پھر دوسرے بچوں کی طرف لپکا مگر وہ اِدھر اُدھر بھاگ چکے تھے۔ قریب ہی سول ہسپتال تھا۔ مرحومہ کو اور زخمی بچی کو لوگوں نے وہاں پہنچایا۔

اس واقعہ کے تقریباً آدھ گھنٹہ بعد قاری صاحب بھی فیصل آباد سے واپس آ گئے۔ چنانچہ امیر صاحب جماعت سانگلہ ہل کے حکم پر زخمیوں کو فوری طور پر فیصل آباد سول ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ وہاں ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے بڑے ہی اخلاص، محبت اور توجہ سے اپریشن کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ڈاکٹر صاحب تین گھنٹے کے بعد آپریشن روم سے باہر آئے اور آتے ہی رو پڑے اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رشیدہ بیگم فوت ہو گئی ہیں۔ بچی کی امید ہے کہ انشاء اللہ بچ جائے گی۔

مرحومہ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹے مکرم حافظ عارف اللہ صاحب نے ایم۔اے عربی کیا ہے اور ربوہ میں ہی کاروبار کر رہے ہیں۔ باقی دونوں بیٹے کینیڈا میں مقیم ہیں۔ تینوں بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے۔

مکرم ملک محمد انور صاحب ابن ملک محمد شفیع صاحب تاریخ شہادت ۲۲ ر اگست ۱۹۷۸ء۔ مگر اب تو وقت ہو گیا ہے۔ یہ میرا خیال ہے اگر آگے جو میرے زمانے کے شہداء ہیں ان کا ذکر چلنا ہے اس سے پہلے اس کو لے لیں گے۔

والدین کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا"۔ (روزنامہ الفضل ۳ ر فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کی

محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد

بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

(دوسری قسط)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم اور انشاء اللہ لکھنے پر مقدمہ

قصور شہر میں ایک مقدمہ فضل حسین پریذیڈنٹ مجلس ختم نبوت قصور کی درخواست پر پولیس نے زیر دفعات 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان مورخہ ۲۰؍ستمبر ۱۹۸۹ء کو مندرجہ ذیل احمدی مسلمانوں کے خلاف درج کیا۔

۱۔ شیخ محمد یوسف صاحب۔ ۲۔ شیخ محمد اسلم صاحب۔ ۳۔ بیگم شیخ محمد اسلم صاحب۔ ۴۔ مسز فریدہ فرحت صاحبہ۔ ۵۔ ملک عبدالرب صاحب۔ ۶۔ خواجہ خلیل احمد صاحب۔ ۷۔ کیپٹن محمد زکریا صاحب۔ ۸۔ ساجد ندیم صاحب۔ ۹۔ شیخ محمد انور صاحب۔

درخواست میں لکھا گیا کہ ان احمدیوں نے ایک شادی کارڈ شائع کیا ہے جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم اور انشاء اللہ کے الفاظ تحریر تھے۔

رسالہ "انصاراللہ" کے خلاف توہین رسالت کا ایک اور مقدمہ

ٹنڈو آدم تھانہ میں ایک اور مقدمہ مولوی احمد میاں حمادی نے رسالہ ماہنامہ انصاراللہ کے ایڈیٹر مرزا محمد دین صاحب ناز، پبلشر چوہدری محمد ابراہیم صاحب، پرنٹر قاضی منیر احمد صاحب اور مینجر رسالہ انصاراللہ کے خلاف زیر دفعات 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان ۱۱؍ستمبر ۱۹۹۰ء کو دائر کیا۔

ملاں حمادی نے اپنی تحریری درخواست میں لکھا کہ مورخہ ۹۰۔۳۔۲۱ کو مجھے ڈاک کے ذریعہ ایک لفافہ ملا جس میں ہلکے سبز رنگ کا کارڈ تھا۔ اوپر بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم لکھا ہوا تھا اور نیچے مینجر ماہنامہ انصاراللہ کے دستخط تھے۔ چونکہ احمدی "محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں اس طرح رسول اللہ کی بے حرمتی کی ہے۔ **نیز بسم اللہ شریف لکھ کر خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے اور میرے مذہبی جذبات مجروح کئے ہیں** لہٰذا دفعہ 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان کے تحت قانونی کارروائی کی جائے۔

☆......☆......☆

احمدی ایڈووکیٹ پر توہین رسالت کا مقدمہ

مورخہ ۴؍اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ایک مقدمہ مکرم محمد اشرف صاحب سندھو ایڈووکیٹ لاہور کے خلاف زیر دفعہ 295/C مولوی محمد رمضان نے تھانہ باغبانپورہ لاہور میں درج کرایا۔ مولوی نے اپنے بیان میں احمدی ایڈووکیٹ پر الزام لگایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے عدالت نے مولوی کو جھوٹا قرار دے کر محمد اشرف صاحب سندھو ایڈووکیٹ کو باعزت بری کر دیا۔

☆......☆......☆

کلمہ طیبہ لکھ کر توہین رسالت کی گئی

سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے ایک بدنام ترین مولوی صاحبزادہ سلمان منیر کی تحریری درخواست پر مندرجہ ذیل احمدی مسلمانوں کے خلاف ایک مقدمہ زیر دفعات 295/C اور 298/C تعزیرات پاکستان مورخہ ۸؍جولائی ۱۹۹۱ء کو تھانہ سمبڑیال میں درج کیا گیا۔ ان کا جرم مسجد احمدیہ پر کلمہ طیبہ تحریر کرنا بتایا گیا۔

۱۔ مکرم خواجہ محمد امین صاحب ۲۔ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب ۳۔ مکرم حمید الحسن شاہ صاحب ۴۔ مکرم محمد یوسف صاحب ۵۔ مکرم ملک نثار احمد صاحب ۶۔ مکرم محمود احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سمبڑیال۔

مولوی سلمان منیر نے پولیس کو اپنی درخواست میں لکھا کہ اس سے قبل علاقہ مجسٹریٹ نے اس مسجد اور کئی قادیانیوں کے گھروں سے کلمہ طیبہ کے متبرک الفاظ کو ہٹا کر محفوظ کیا تھا اور دوبارہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کے سلسلہ میں مقدمات درج تھے جو ابھی تک زیر سماعت ہیں۔ اس کے باوجود **قادیانیوں نے اپنی مسجد پر دیدہ دانستہ طور پر کلمہ طیبہ لکھ** کر قانون کی صریح خلاف ورزی کی ہے اور **تمام مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے**۔ چونکہ قادیانی اپنے مذہب کے مطابق محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں اور اس طرح توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں لہٰذا قادیانیوں کی ایگزیکٹو باڈی کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔

☆......☆......☆

دوکانوں اور مسجد پر کلمہ طیبہ لکھنے کی وجہ سے ایک اور مقدمہ

دوکانوں اور مسجد پر کلمہ طیبہ لکھنے کی وجہ سے ایک اور مقدمہ شاہد امین بھٹی مسلم مجاہد فورس چونڈہ نے مورخہ ۲۱؍ستمبر ۱۹۹۱ء کو زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان تھانہ پھلورہ سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل احمدیوں کے خلاف درج کرایا:

۱۔ مکرم غفار احمد بٹ صاحب ۲۔ مکرم بشارت احمد بٹ صاحب ۳۔ مکرم محبوب احمد بٹ صاحب ۴۔ مکرم محمد یعقوب بٹ صاحب ۵۔ مکرم محمد اسلم مغل صاحب ۶۔ مکرم رحمت اللہ صاحب ۷۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت چونڈہ۔

اس نے درخواست میں لکھا "قادیانی گروہ کی اسلام دشمن اور ملک دشمن سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل گزارشات کی جاتی ہیں کہ قادیانی گروہ پاکستانی آئین کی رو سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور کوئی بھی قادیانی صدارتی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت شعائر اسلامی جیسے مسجد، کلمہ طیبہ، تبلیغ اسلام، اذان، قرآن اور رسالت وغیرہ قصداً اشارۃً کنایۃً بالواسطہ یا بلا واسطہ اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ہم پرزور استدعا کرتے ہیں کہ ان کے خلاف پاکستانی قانون کے مطابق فوری طور پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/C کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتاریاں عمل میں لائی جاویں۔

☆......☆......☆

جھوٹا الزام لگا کر توہین رسالت کا مقدمہ قائم کر دیا

مورخہ ۲۹؍اکتوبر ۱۹۹۱ء کو شاہدرہ لاہور کے ایک بدبخت شخص محمد مظفر چغتائی ولد محمد اصغر چغتائی نے مکرم حبیب اللہ صاحب سوشل سیکیورٹی آفیسر شاہدرہ پر سراسر جھوٹا الزام لگا کر زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان تھانہ شاہدرہ میں ایک مقدمہ درج کرایا۔ پولیس کو درخواست دیتے ہوئے اس نے کہا کہ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۹۱ء کو جب وہ اپنی دوکان چغتائی ٹائم سنٹر میں موجود تھا نعمت اللہ خان نیازی ولد احمد خان نیازی اسسٹنٹ کنٹری بیوشن سیکشن لوکل آفس شاہدرہ نے میری اور میرے دو ساتھیوں ناصر زمان پیرزادہ ولد محمد جمیل اسسٹنٹ سوشل سیکیورٹی شاہدرہ اور فرید رانا ولد محمد عاشق جونئر کلرک سوشل سیکیورٹی شاہدرہ کی موجودگی میں بتایا کہ حبیب اللہ قادیانی سوشل سیکیورٹی آفیسر شاہدرہ نے کہا کہ "حضرت زینب پر رسول اللہ ﷺ عاشق ہو گئے تھے اور انہیں طلاق دلوا کر خود نکاح کر لیا (نعوذ باللہ)"۔ اس طرح رسول کریم ﷺ کی توہین کی گئی ہے جس سے میرے مذہبی جذبات مجروح ہوئے لہٰذا اس کو زیر دفعہ 295/C فوری گرفتار کر کے قانونی کارروائی کی جائے۔

یہ مقدمہ اوصاف علی خان سیشن جج کی عدالت میں سماعت کے لئے پیش ہوا جنہوں نے مکرم حبیب اللہ صاحب کو یکم اگست ۱۹۹۲ء کو اس الزام سے باعزت بری کر دیا۔

☆......☆......☆

قرآن کریم کا ترجمہ کرنے پر مقدمہ

مورخہ ۵؍دسمبر ۱۹۹۱ء کو مکرم خان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور مکرم رفیق احمد صاحب نعیم کے خلاف سرائیکی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی وجہ سے زیر دفعہ 295/A تعزیرات پاکستان تھانہ ڈیرہ غازیخان میں ایک مقدمہ درج کیا گیا۔

روزنامہ ڈان پاکستان کی ۲۶؍اپریل ۱۹۹۲ء کی اشاعت کے مطابق یہ مقدمہ مولوی اللہ وسایا امیر مجلس ختم نبوت ڈیرہ غازیخان کی درخواست پر درج کیا گیا۔ اس نے اپنی درخواست میں لکھا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جا چکا ہے مگر پھر بھی انہوں نے **قرآن مجید کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے**۔

مقدمہ کے اندراج کے بعد مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۹۹۲ء کو رفیق احمد صاحب نعیم کو گرفتار کر لیا گیا اور مورخہ ۳۰؍جنوری کو عدالت نے دونوں کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔ اس طرح مکرم خان محمد صاحب بھی گرفتار ہو گئے۔

اسی دوران پولیس نے ان دونوں کے خلاف زیر دفعات 295/B اور 295/C تعزیرات پاکستان کا اضافہ کر دیا۔

یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دفعہ

295/A کے تحت سزا دس سال قید تک ہو سکتی ہے جبکہ 295/B کے تحت سزا عمر قید اور دفعہ 295/C کے تحت سزائے موت مقرر ہے۔

مولوی حضرات نے اس مقدمہ کے سلسلہ میں جماعت کے خلاف خوب شور مچایا۔ چنانچہ روزنامہ جنگ لاہور کے ۱۶؍دسمبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ کی خبر کے مطابق مجلس احرار اسلام ربوہ کے رہنما مولوی اللہ یار ارشد اور سپاہ صحابہ سرگودھا کے مولوی احمد علی نے **قرآن مجید کا سرائیکی ترجمہ کرنے پر سزائے موت کا مطالبہ کیا ہے**۔ انہوں نے کہا ”قادیانی پاکستان کے آئین کے مطابق کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے وہ نجس ہیں۔ وہ اللہ کے کلام کو ہاتھ نہیں لگا سکتے چہ جائیکہ اس کا ترجمہ کریں“۔

☆......☆......☆

کوٹری سندھ کے احمدی مسلمانوں پر توہین رسالت کا مقدمہ

مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۹۲ء کو پولیس کوٹری سندھ میں واقع مسجد کے لئے پلاٹ جس کی چار دیواری مکمل ہو چکی تھی اور اس میں مربی ہاؤس ہے پر چھاپہ مار کر مندرجہ ذیل چار احمدیوں کو گرفتار کرکے لے گئی۔

۱......مکرم مبشر احمد صاحب
۲......مکرم غلام باری صاحب
۳......مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب
۴......مکرم عبد القدوس صاحب

ان پر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے اپنے تبلیغی مرکز میں قادیانی فرقہ کی اچھائی بیان کی اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہے۔ اسطرح ان پر زیر دفعات 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان مقدمات قائم کئے گئے۔

☆......☆......☆

جمعہ کی نماز ادا کرنے کے جرم میں ایک اور مقدمہ

کوٹری میں ہی مورخہ ۳؍اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعہ تقریباً ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر پولیس کی بھاری جمعیت نے مجسٹریٹ کی سرکردگی میں دوبارہ چھاپہ مارا اور نماز جمعہ کے لئے آنے والے ۲۰ احمدی مسلمانوں کو گرفتار کر لیا جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

مکرم مظفر احمد صاحب، مکرم شہباز احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب، مکرم محمد اسلم صاحب، مکرم امتیاز احمد صاحب، مکرم عبد القدیر صاحب، مکرم افتخار احمد خالد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم سعید احمد صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب، مکرم شاہد احمد صاحب تالپور، مکرم کاشف احمد بھٹی صاحب، مکرم عبد اللہ عابد صاحب، مکرم اسامہ منصور صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب، مکرم فرحان احمد صاحب (عمر ۱۲ سال)، مکرم مہتاب احمد صاحب (عمر ۱۳ سال)، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم اعجاز احمد صاحب، مکرم بخت علی صاحب۔

ان پر الزام یہ لگایا گیا کہ یہ تبلیغی اجتماع کر رہے تھے۔ ایک شخص خطبہ دے رہا تھا جس کا نام اعجاز احمد بتایا گیا اور وہ اسلام کے خلاف تقریر کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ رسول کریم ﷺ پر نبوت ختم نہیں ہوئی۔ رسول کریمؐ سے کئی غلطیاں ہوتی تھیں اور مذہب اسلام کے بارہ میں توہین آمیز الفاظ بول رہا تھا۔ اس طرح پولیس نے ان کے خلاف زیر دفعہ 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کر لیا۔ پولیس نے گرفتار شدہ احمدیوں پر تشدد بھی کیا اور مزید گرفتاریوں کے لئے بعض گھروں میں چھاپے بھی مارے۔

☆......☆......☆

شادی کارڈ پر السلام علیکم، بسم الله الرحمن الرحيم، نحمده و نصلی علی رسوله الكريم اور انشاء الله لکھنے پر مقدمہ

ننکانہ کے ایک احمدی دوست چوہدری ناصر احمد صاحب جو عدالت میں ایک وکیل کے منشی کے طور پر کام کرتے ہیں انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی جو ۱۵؍مئی ۱۹۹۲ء کو ہونا قرار پائی تھی شادی کا دعوت نامہ شائع کیا جس پر مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۹۲ء کو مہر شوکت علی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس ختم نبوت ننکانہ نے چوہدری ناصر احمد اور ۱۲ دیگر احباب کے خلاف پولیس کو تحریری درخواست دی جس میں لکھا کہ ناصر احمد تبلیغ احمدیت کا عادی مجرم ہے اور اس کے خلاف تبلیغ کرنے کے جرم میں پہلے بھی ایک مقدمہ تھانہ ننکانہ میں درج ہے۔

اس نے اب اپنی لڑکی کی شادی کے موقع پر جو دعوتی کارڈ جاری کیا ہے اس پر السلام علیکم، بسم الله الرحمن الرحيم، نحمده و نصلی علی رسوله الكريم، انشاء الله اور نکاح مسنونہ کے الفاظ درج ہیں۔ یہ شعائر صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں اسلئے ان تمام افراد پر جن کے نام دعوتی کارڈ پر چھپے ہوئے ہیں زیر دفعات 298/C,295/A اور 295/C تعزیرات پاکستان مقدمات کا اندراج کیا جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تیرہ افراد پر یہ مقدمات بنائے گئے اور دعوتی کارڈ پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

چوہدری ناصر احمد صاحب ننکانہ، بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب ننکانہ، چوہدری سرفراز احمد صاحب ننکانہ، بیگم چوہدری سرفراز احمد صاحب ننکانہ، اعجاز احمد صاحب ننکانہ، چوہدری محمد یوسف صاحب فیصل آباد، چوہدری سکندر پرویز کراچی، چوہدری بشیر احمد صاحب فیصل آباد، چوہدری خالد احمد صاحب کراچی، چوہدری اعجاز احمد صاحب لاہور، چوہدری بشیر احمد صاحب ننکانہ، چوہدری بابر صاحب ننکانہ، چوہدری شاہ رخ سکندر صاحب ننکانہ۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان افراد میں تین غیر احمدی تھے اور شاہ رخ سکندر ۹ ماہ کا بچہ تھا۔ ۹ ماہ کے بچہ کے اوپر مقدمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لندن سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ ایسٹرن آئی (Eastern Eye) نے لکھا کہ معلوم نہیں کہ جج اس ۹ ماہ کے بچے کو کیا سزا دے گا شاید وہ یہ حکم دے کہ اس کا پوتڑا (Nappy) ایک ماہ تک تبدیل نہ کیا جائے یا سزا کے طور پر اس کے تمام کھلونے ضبط کر لئے جائیں اور مولوی جس نے یہ مقدمہ درج کرایا ہے اس کی عقل کی داد دیتے ہوئے طنزیہ لکھتا ہے کہ وہ کس قسم کا انسان ہے۔ میرے خیال میں تو اس کا دماغ سائز میں چیونٹی کی دم سے بھی نصف معلوم ہوتا ہے۔

مقدمہ کے اندراج کے فوراً بعد مورخہ ۱۸؍مئی ۱۹۹۲ء کو چوہدری ناصر احمد اور بابر کو گرفتار کر لیا گیا۔ مورخہ ۹؍جون ۱۹۹۲ء کو بابر کو رہا کر دیا گیا کیونکہ پولیس کی تحقیقات کے مطابق وہ قصوروار نہیں تھا۔

مکرم ناصر احمد صاحب کی درخواست ضمانت ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ نے مسترد کر دی لہذا ہائی کورٹ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ روزنامہ پاکستان لاہور کی ۴؍اگست ۱۹۹۲ء کی اشاعت کے مطابق ہائی کورٹ لاہور کے جسٹس میاں نذیر اختر نے ناصر احمد کی ضمانت بعد از گرفتاری اور تین افراد بشیر احمد، محمد یوسف اور اعجاز احمد کی ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواستیں مسترد کر دیں مگر اس کیس میں ملوث پانچ دوسرے افراد، اعجاز احمد، سرفراز احمد، بیگم سرفراز احمد، بیگم بلقیس ناصر احمد اور بابر کی عبوری ضمانتوں کی توثیق کر دی۔

ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ قادیانی جب بھی آنحضور ﷺ کا نام لیتے ہیں وہ اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں اور سارے شعائر اسلامی کو انہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس طرح ننکانہ کے قادیانی ناصر احمد کی طرف سے جاری کردہ دعوت نامہ پر السلام علیکم، بسم الله الرحمن الرحيم، نحمده و نصلی علی رسوله الكريم، انشاء الله اور نکاح مسنونہ کے الفاظ واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دعوت نامہ کسی مسلمان کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اس طرح دعوت نامہ بھیجنے والے قادیانی آئین اور تعزیرات پاکستان کے تحت سنگین جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ ۲؍اگست ۱۹۹۲ء کو سنایا۔

اس فیصلہ کی نقول حاصل کرکے فوری طور پر سپریم کورٹ میں فیصلہ کے خلاف اپیلیں دائر کر دی گئیں۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے جو جسٹس ڈاکٹر سید نسیم حسن شاہ، جسٹس شفیع الرحمٰن، جسٹس عبد الشکور سلام پر مشتمل تھا ہائی کورٹ کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ السلام علیکم، بسم الله الرحمن الرحيم، نحمده و نصلی علی رسوله الكريم، انشاء الله اور نکاح مسنونہ کے الفاظ جو شادی کارڈ پر شائع ہوئے کسی مسلمان یا کسی اور شخص کے جذبات مجروح نہیں کر سکتے اور جس شخص پر ایسا الزام عائد کیا گیا ہو اس کی مذہبی بنیاد اور حالات دیکھ کر ایسا فیصلہ کرنا چاہئے۔ عدالت نے یہ فیصلہ بھی دیا کہ یہ الفاظ توہین رسالت کے زمرے میں نہیں آتے۔ اس طرح سپریم کورٹ کے فل بنچ نے ہائی کورٹ کے فیصلہ کو نظر انداز کر کے تمام احمدی احباب کی ضمانت منظور کر لی۔

اس طرح مقدمہ کی سماعت ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ میں شروع ہوئی اور مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۹۴ء کو ناصر احمد پر السلام علیکم، بسم الله

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Pleasecontact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

الرحمن الرحیم، انشاء الله اور نکاح مسنونہ وغیرہ شعائر اسلامی استعمال کرنے پر دفعہ 295/A کے تحت نیز نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم لکھنے پر دفعہ 295/C کے تحت اور ان شعائر اسلامی کو استعمال کرنے کی وجہ سے خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان فرد جرم لگائی گئی۔

مورخہ ۲۳/اپریل ۱۹۹۵ء کو ایڈیشنل جج محمد اکرم زکی نے اس کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے مکرم ناصر احمد صاحب کو چھ سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا زیر دفعہ 298/C اور 295/A سنائی جب کہ سپریم کورٹ کی رولنگ کے مطابق اس کیس میں "توہین رسالت" کا اطلاق نہیں ہوتا۔

☆......☆......☆

خطوط کا سرقہ کر کے احمدیوں پر توہین رسالت کا مقدمہ

ٹنڈو آدم سندھ کا مولوی احمد میاں حمادی جو خود کو صوبائی کنوینر عمل مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ و کارکن شوریٰ، مرکزی تحفظ ختم نبوت پاکستان اور امیر مجاہدین تحفظ ختم نبوت پاکستان قرار دیتا ہے اس نے اپنے ذمہ یہ شیطانی کام لے رکھا ہے کہ جہاں موقع ملے جماعت احمدیہ کے اراکین کے خلاف توہین رسالت کے مقدمات درج کئے جائیں۔ چنانچہ ۵/اکتوبر ۱۹۹۲ء کو اس نے ڈاک کے ذریعہ بھیجے جانے والے رجسٹری خطوط کا سرقہ کر کے خطوط بھیجنے والے دس احمدیوں پر زیر دفعہ 298/C,295/A اور 295/C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کرایا۔ پولیس کو درخواست دیتے ہوئے اس نے لکھا کہ ایک رجسٹری میں شائع شدہ فارم تھا جو مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کی طرف سے سیکرٹری مال حلقہ گھارو کے نام بھجوایا گیا تھا۔ اس فارم پر بسم الله الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اور السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ لکھا ہوا تھا یہ عبدالمالک کراچی نے بھجوائی ہے۔

دوسری رجسٹری میں نذیر احمد کراچی، صدرالدین سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی، مرزا عبدالرحیم بیگ نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی، سید احمد علی شاہ ربوہ نائب ناظر اصلاح وارشاد، ایم جے اسد سیکرٹری تعلیم کراچی، وکیل التبشیر نوابزادہ منصور احمد خان ربوہ، سید سخاوت ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کے خطوط شامل تھے ان پر بھی السلام علیکم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وغیرہ لکھا ہوا تھا۔ اس طرح ان افراد نے زیر دفعہ 298/C، 295/A اور 295/C تعزیرات پاکستان کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ سارے ملزم قادیانی ہیں اس لئے درخواست ہے کہ سب ملزمان کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جاوے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء الله)

هفت روزه الفضل انٹر نیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل

(جدید ایڈیشن جلد اول ودوم)

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہومیو پیتھی کتاب کی جلد اول ودوم (ترمیم واضافہ کے ساتھ) شائع ہو گئی ہے جس میں حضور انور نے جلد دوم میں مزید ۸۰ ادویات کا ذکر شامل فرمایا ہے۔

قارئین کی سہولت کی خاطر حضور انور ایدہ اللہ نے نہایت محنت شاقہ سے ساری کتاب پر اس طرح سے نظر ثانی فرمائی ہے کہ تمام ادویہ کا ذکر ایک ہی کتاب میں آجائے اور اس کا حجم بھی بہت زیادہ بڑھنے نہ پائے۔

☆......۹۶۰ صفحات کی اس کتاب میں

☆......۱۸۴ بنیادی ہومیو ادویہ کی اہم تفصیلات نہایت آسان پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں

☆......اور ۹۳ مشہور جڑی بوٹیوں اور دیگر عناصر کی (جن سے ادویہ تیار کی جاتی ہیں) رنگین تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔

خوبصورت رنگین کور پر مشتمل یہ مجلد کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔

یہ کتاب جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر بکسٹال سے دستیاب ہو گی۔

دیگر ممالک کے امراء کرام بھی اس کے لئے آرڈرز بھجوائیں۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ لندن)

پینل کوڈ

جس کے چرچے ہوئے، جس کی نوبت بجی
جس کی تشکیل و تزئین ملاں نے کی
حکمرانوں نے اپنی سند جس کو دی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

یہ عدالت ابوجہل کی ہے، سنا
اس میں تکبیر و تحمید و صلّ علیٰ
جس نے کہنے کی جرأت کی اس کی سزا
یا تو ہجرت ہے یا موت کی تیرگی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

عدالت میں کوئی گواہی نہیں
اس کے منصف کو خوفِ خدا ہی نہیں
مدّعی نے بھی قرآں پڑھا ہی نہیں
عقل و علم و حیا سب کی جاں پر بنی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

تاک کر برچھیاں سب چلانے لگے
لوگ ہندہ کی قسمیں نبھانے لگے
چاک سینے کئے، دل چبانے لگے
زندگی اپنے خوں میں نہانے لگی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

یہ بھی شب دیکھنی تھی مہِ تام کو
اِذنِ گردش نہیں آخری جام کو
ہے خبر میکدے کے در و بام کو
بِک گئے ساقی، رسوا ہوئی میکشی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

اہل حق کے نصیبوں میں گھاٹی رہے
شرم آنکھوں کی جائے تو جاتی رہے
لاکھ تاریخ قصے سناتی رہے
یہ فسانہ نیا ہے نہ دنیا نئی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

سارا مضموں بدل ڈالا پیغام کا
کام عتبہ کے اور کتبہ اسلام کا
لب پہ ذکرِ محمدؐ فقط نام کا
کیا شریعت ہے جو گھر کی باندی ہوئی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

اب رسولوں کی کوئی ضرورت نہیں
بھر چکی ہے فرشتوں سے ساری زمیں
ناخنوں سے ابلتا ہے نورِ یقیں
اور نورٌ علیٰ نُور ہے مولوی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

احمدیت میں جوہر ہے اسلام کا
احمدیوں کی خاطر کٹہرے سجا
کل صحابیؓ تھے ان میں، انہیں آج لا
ان کے چہرے وہی ان کی خوشبو وہی
لو۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

(جمیل الرحمن - ھالینڈ)

لِقَاءِ مَعَ الْعَرَب

(۸؍مارچ ۱۹۹۵ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل (MTA) کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ھے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ھیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتا ھے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کا **خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رھا ھے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو/ ویڈیو مسجد فضل لندن یوکے سے بھی حاصل کر سکتے ھیں۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف و تاریخ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹوڈیو میں تشریف لائے اور گزشتہ مجلس میں جاری مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا:

پہلی بار عیسائیوں کے ساتھ رابطہ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ کی آنحضرت ﷺ کے ساتھ حیرت انگیز مماثلت و مشابہت پائی جاتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے پہلی مرتبہ جب شام کا سفر اختیار فرمایا تو اس وقت آپ کی عمر ۱۳ سال تھی۔ وہاں آپ کی ملاقات بحیرہ راہب سے ہوئی۔ اس وجہ سے بعد میں دشمنان اسلام نے حضرت رسول کریم ﷺ پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے بحیرہ راہب سے مذہب کی تعلیم حاصل کی تھی اور پھر ایک لمبے عرصہ کے بعد اسی علم کی بنا پر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

اس لحاظ سے استاد اور شاگرد میں حیرت انگیز مماثلت پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا بھی سیالکوٹ میں جب پہلی مرتبہ عیسائیوں سے رابطہ ہوا آپ کی بھی کم سنی کی عمر تھی اور بعد میں آپ پر بھی یہ الزام لگایا گیا کہ عیسائیوں کے ساتھ اس رابطہ کی وجہ سے ہی بعد میں آپ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور اسی وجہ سے یہ الزام بھی لگایا گیا کہ آپ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلا الہام ۱۸۶۸ء کے اواخر یا ۱۸۶۹ء کے شروع میں ہوا۔ یہ الہام اصل میں آپ کی راستبازی پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے تھا۔

واقعہ یہ ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جو اہل حدیث تھا اور بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شدید ترین مخالفین میں سے ہو گیا تھا۔ اہل حدیث وہ لوگ ہیں جو حدیث کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دیتے ہیں اور قرآن کریم کی تفسیر و تشریح بھی حدیث ہی کی روشنی میں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ حنفی مسلک رکھتے تھے۔ آپ کا خاندان حنفی خاندان تھا۔ اس وقت حنفی جو اکثریت میں تھے جانتے تھے کہ آپ بڑے پایہ کے عالم ہیں۔ ۱۸۶۹ء میں آپ کے تبحر علمی کا چرچا چار دانگ عالم میں ہونے لگا تھا۔ حنفی لوگوں نے آپ کو اس بات پر رضامند کیا کہ حنفیوں اور اہل حدیث کے درمیان مباحثہ میں آپ حنفیوں کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ ایک جم غفیر آپ کے ساتھ ہو گیا۔ بٹالہ کی مسجد میں جہاں مولوی محمد حسین اپنے چند عقیدتمندوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا آپ تشریف لے گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سامنے تشریف فرما ہوئے اور قبل اس کے کہ مباحثہ کا باقاعدہ آغاز کرتے آپ نے مولوی محمد حسین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مولوی صاحب مباحثہ شروع کرنے سے پہلے میں چند باتوں سے متعلق آپ کا عندیہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ قرآن کریم کو قاضی سمجھتے ہیں یا حدیث کو، کون جج ہے؟۔ مولوی صاحب نے کہا کہ قرآن جج ہے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی حدیث قرآن کریم کے مخالف ہو تو آپ کس کی پیروی کریں گے؟ تو انہوں نے کہا قرآن کی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا یہی تو میرا عقیدہ ہے پھر بحث کس بات کی۔ آپ جانتے تھے کہ وہ لوگ جو آپ کو لے کر آئے ہیں بہت ناراض ہوں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ گویا آپ مباحثہ سے فرار اختیار کر رہے ہیں اور واقعۃً ان لوگوں نے بہت برہمی اور غصہ کا اظہار کیا بھی اور پیچ و تاب کھاتے ہوئے وہاں سے نکلے کہ آپ نے تو ہمیں ذلیل کروا دیا۔ لیکن آپ کو لوگوں کے اس شور و شر کی کچھ بھی پرواہ نہ تھی۔ آپ نے چونکہ محض للہ مباحثہ کو ترک کیا تھا اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے اظہار خوشنودی کے طور پر پہلا الہام ہوا:

"خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

سوال: حضرت مسیح موعود جب سیالکوٹ میں قیام رکھتے تھے اور ابھی دعویٰ ماموریت نہیں فرمایا تھا اس وقت کے بارہ میں حضور تفصیل سے ذکر فرماویں کہ حضرت مسیح موعودؑ کیسے عیسائیوں اور دوسرے غیرمذاہب والوں کے ساتھ بحث ومباحثہ کیا کرتے تھے؟

جواب: حضور نے فرمایا طریق کار یہ تھا کہ کورٹ کا جو وقت مقرر تھا وہ آپ وہاں صرف کرتے۔ دفتر سے فارغ ہوتے ہی باقی سارا وقت اسلام کی سربلندی اور سچائی کو ثابت کرنے کے لئے دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ بحث مباحثہ میں صرف کیا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے آپ بہت شہرت پا چکے تھے۔ بعض اوقات آدھی آدھی رات تک اسلام کے بارہ میں گفتگو فرمایا کرتے اور دوسرے مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت کرتے۔ اور یوں اس وقت سیالکوٹ کے علمی طبقہ کا ایک حلقہ آپ کے گرد جمع ہو جاتا تھا۔ آپ زیادہ تر عیسائیوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ نہ صرف کورٹ کے اندر بلکہ باہر بھی۔ اور سیالکوٹ کے علاقہ میں عہد نامہ قدیم کے مقابلہ میں اسلام اور قرآن کریم کی خوبیاں بیان فرماتے۔ اسی طرح ہندوؤں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مناظروں میں مصروف رہتے۔ یوں آپ نے اسلام کے پہلوان اور شاہسوار کی حیثیت سے نام پیدا کیا۔ اس عرصہ میں اور کوئی کام آپ نے نہیں کیا۔ کورٹ کا وقت ختم ہوتے ہی اسلام کے بارہ میں درس و تدریس، اسلام کی خوبیوں کا بیان اور آنحضرت ﷺ کے ارفع و اعلیٰ مقام و سیرت کے ذکر خیر کا سلسلہ شروع ہو جاتا اور راتیں خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی یاد میں کٹتیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں پنجاب اور اس کے گردونواح کے علاقہ میں ایک معروف اور بلند مرتبت شخصیت اور مشہور عالم مولانا سید میر حسن صاحب تھے جو ان دنوں سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ انہی دنوں آپ کو حضرت مسیح موعودؑ سے تعارف حاصل ہوا۔ بعد میں جب علماء نے حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت شروع کی تو آپ نے کبھی بھی حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ایک لفظ نہیں بولا۔ بلکہ یہ گواہی دی کہ میں مرزا صاحب کو سیالکوٹ کے زمانہ سے جانتا ہوں۔ میں نے انہیں ایک سچا مسلمان پایا ہے۔ آپ کے کردار و اخلاق میں کبھی اسلام کے خلاف کوئی عمل نہیں دیکھا۔ میرا پہلی مرتبہ ان سے تعارف سیالکوٹ ڈسٹرکٹ کورٹ میں ہوا۔ میں ایک مقدمہ کی پیروی کر رہا تھا۔ اس دوران عربی ترجمان کی ضرورت پڑی تو انہوں نے یہ کام نہایت عمدگی سے کیا۔ اس زمانہ میں آپ ایسی عمدہ عربی بولتے تھے اور سمجھتے تھے کہ میں اس بات سے بے انتہا حیران اور متاثر ہوا۔ اس عرصہ تعارف میں میں نے مرزا صاحب کو ایک نہایت دیانتدار اور سچا مومن نوجوان پایا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی نیک فطرت و سیرت سے متعلق بہت سی دیگر شہادتوں میں سے ایک یہ شہادت ہے جو میں نے ابھی بیان کی ہے۔

قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں ایک کثیر تعداد لوگوں کی آپ سے متعارف ہو چکی تھی۔ جب آپ نے نبی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو ان لوگوں میں سے کسی ایک نے بھی آپ کے کردار پر انگلی نہیں اٹھائی کہ فلاں وقت آپ نے یہ کیا تھا اور وہ کیا تھا۔ آپ کے کردار و اخلاق کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھی۔

قادیان میں آپ ایک محدود سوسائٹی میں رہے۔ اگر آپ کی عادات و اخلاق برے ہوتے تو چھپ سکتے تھے لیکن سیالکوٹ میں جہاں آپ کا کردار ہر تنقیدی نظر کے سامنے ظاہر و عیاں تھا آپ نے اسلام کی خاطر بحث و مباحثہ اور جہاد شروع کیا تو ہر کوئی آپ کے قول و فعل کو تنقیدی نظروں سے پرکھتا تھا۔ اس لئے جب آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونے کا اعلان فرمایا تو ایک بھی آواز آپ کے کردار کے خلاف نہیں اٹھی۔ انہوں نے آپ کو بے عیب پایا۔

دعویٰ ماموریت کے وقت سیالکوٹ کے زمانہ میں آپ سے متعارف کسی بھی شخص کا آپ کے کردار کے کسی بھی پہلو کو وجہ اعتراض نہ بنانا کافی ثبوت اس بات کا ہے کہ دعویٰ سے قبل بھی آپ کی زندگی اسلام کا بہترین اور کامل نمونہ تھی اور آپ بہت ہی صاف باطن، نیک فطرت، پاکیزہ، صالح اور متقی انسان تھے اور آپ کی ساری زندگی صاف اور شفاف آئینہ کی طرح تھی۔

اس بارہ میں ایک بہت ہی دلچسپ اور اہم گواہی یہ ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے بعد وہ آپ کا سب سے بڑا دشمن بن گیا تھا۔ اہل حدیث فرقہ میں اسے بہت عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اس کی شہرت اطراف میں تھی۔ مکہ و مدینہ میں کئی عرب اس کی مداح تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ کا پہلا حصہ ۱۸۸۰ء میں تصنیف فرمایا۔ دوسرا حصہ بھی اسی سال رقم فرمایا۔ اس کتاب کا تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا حصہ ۱۸۸۴ء میں تحریر فرمایا۔

جب آپ نے یہ کتاب مختلف حصوں میں تالیف فرمائی تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے اخبار "اشاعۃ السنۃ" میں لکھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ آپ کی ماموریت کو دو سال گزر چکے تھے لیکن ابھی آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا تھا۔ اس حد تک اس نے آپ کو برداشت کیا۔ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس نے لکھا:

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لَعَلَّ اللّٰہ یحدث بعد ذلک امراً۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ

فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصارِ اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑہ اٹھا لیا ہو اور مخالفینِ اسلام اور منکرینِ الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آکر تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوامِ غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو"۔

(اشاعت السنہ جلد ہفتم نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰)

پھر یہی شخص محمد حسین بٹالوی حضرت عیسیٰؑ کی محبت میں آپ کا سب سے بڑا دشمن بن گیا۔ وہ شخص آپ کا ہر ایک دعویٰ برداشت کر سکتا تھا لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی مسیح ہونے کا دعویٰ کرے۔ اس کی نظر میں یہ واحد جرم ایسا تھا جس کا حضرت مسیح موعودؑ نے ارتکاب کیا جو ناقابل برداشت اور ناقابل معافی تھا۔ لیکن مولوی محمد حسین بٹالوی کا پہلا بیان قابل قبول ہوگا کیونکہ وہ بیان دشمنی سے پہلے کا تھا۔

وعين الرضا عن كل عيب كليلة
كما ان عين السخط تبدى المساويا

یعنی رضا اور خوشنودی کی آنکھ ہر عیب کو نظر انداز کر دیتی ہے جبکہ ناراضگی کی آنکھ ہر خوبی کو بھی برائی دیکھتی ہے۔

بعد کا بیان عین السُخط کا ہے لیکن اس سے قبل کا بیان جس میں وہ کہتے ہیں کہ اسے کوئی ایشیائی مبالغہ نہ سمجھے وہ واقعۃً بغیر مبالغہ کے دل سے نکلی ہوئی، دشمنی سے مبرّا آواز تھی۔ بعد میں جب مولوی محمد حسین بٹالوی اور دوسرے مخالفین نے حضرت مسیح موعودؑ پر الزام تراشی کی۔ تو جانتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں کیا جواب دیا؟ فرمایا:

"فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُم عُمراً مِن قَبله اَفَلا تَعقِلُوْن"۔ (یونس:۱۷)۔ وہی آیت جو قرآن کریم نے آنحضرت ﷺ کے دفاع، تصدیق اور حجت کی خاطر پیش کی تھی کہ تم وہ لوگ ہو جو میری ۴۰ سال سے زائد زندگی پر گواہ ہو۔ میں ایک متقی و صالح انسان کی حیثیت سے ہر موقع پر اسلام کے دفاع اور حفاظت میں کھڑا ہوا ہوں۔ اور اب اچانک تم کہتے ہو کہ میں برا انسان ہوں۔ تمہاری یہ شہادت اب کیسے قبول کی جا سکتی ہے۔

سوال: **امام مہدی بننے کے بعد آپ نے اسلام کے دفاع کی خاطر مخالفین و دشمنان اسلام اور دوسرے مذاہب عالم کا کس طرح مقابلہ کیا اور اس سلسلہ میں آپ کی کیا خدمات ہیں؟**

جواب: حضور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے سب سے پہلے یہ دعویٰ فرمایا کہ دیگر تمام شرائع واحکام کے مقابلہ میں اسلام سب سے کامل مذہب ہے اور قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جس میں ایک شعشہ یا نقطہ بھی ایسا نہیں جو انسان کے ہاتھوں کم یا زیادہ کیا گیا ہو۔ نہ صرف ایک کامل کتاب، بلکہ کامل ہدایت دینے والی کتاب ہے۔ یہ دعویٰ تھا جو آپ نے عیسائیوں ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں کے سامنے مباحثوں کے وقت پیش کیا اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ کوئی ایسی کتاب ہے جو ان صفات میں قرآن کریم کی برابری کر سکتی ہے تو پیش کرو۔ اس موضوع پر غیر مذاہب والوں کے ساتھ آپ نے طویل مباحثات کئے اور بلاشک اس دعویٰ کو ثابت کر دکھایا کہ یہ کتاب اپنی کاملیت کے اعتبار سے انسانی دست برد، تحریف اور تبدیلیوں سے پاک اور بکلی محفوظ ہے اور اس کتاب کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہر زمانہ میں پورا ہوا اور ہوتا رہے گا کہ "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْن"۔

آپ نے ایک اور اہم نکتہ اٹھایا اور اعلان فرمایا کہ میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ قرآن کریم انسانی دست برد، تحریف اور تغیّر و تبدل سے محفوظ ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے بھی اسے مکمل نازل کرنے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ نہ کوئی ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔ جبکہ دوسرے مسلمان علماء صدیوں سے ناسخ و منسوخ کے عقیدہ میں اس حد تک آگے بڑھے کہ قرآن کریم کی ۵۰۰ سے زائد آیات منسوخ کر ڈالیں۔ پھر ابن عربیؒ نے اس تعداد کو کم کر کے دعویٰ کیا کہ صرف ۲۱ آیات ہیں جو تنسیخ کے دائرہ میں آتی ہیں۔ ان کے علاوہ جن آیات کو علماء منسوخ سمجھتے ہیں وہ ان آیات کو حل کرنے میں ناکامی کی بنا پر ہے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی نے لکھا کہ ابن عربی کو بھی غلطی لگی ہے صرف پانچ آیات ایسی ہیں جو منسوخ ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ فرمایا کہ قرآنِ کریم کی ایک بھی آیت منسوخ نہیں اور میں تمام دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ فلاں دو آیات آپس میں مخالف ہیں تو میں اس کے اس بیان کو غلط ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ان آیات کا زندہ اور غیر منسوخ ہونا ثابت کروں گا۔ اور آپؑ نے ثابت کر کے دکھایا کہ قرآن نہ تو انسانی ہاتھوں سے تحریف ہوا اور نہ ہی نازل کرنے کے بعد خدا نے اس میں کوئی تبدیلی کی۔

جب آپ نے یہ دعویٰ فرمایا تو آپ نے دوسرے مذاہب کو چیلنج کیا کہ تم میرے اس دعویٰ کے مقابل پر اپنی کتب سے متعلق دعویٰ کر کے دکھاؤ تو میں ثابت کروں گا کہ تم جھوٹے ہو اور تمہاری کتب انسانی دستبرد کا شکار ہو کر محض فرضی قصے اور کہانیوں کی شکل اختیار کر چکی ہیں اور تمہیں ان کتب پر تحریف کے دو مختلف ہاتھ کام کرتے دکھائی دیں گے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ نے ان کتب کو نازل کیا اور پھر زمانہ اور وقت کے مطابق بعد میں ان کتب میں یا تو تبدیلی کر دی یا مکمل طور پر منسوخ کر دیا۔ جہاں تک انسانی ہاتھوں سے تحریف کا تعلق ہے تو خدا کی پناہ۔ ہر کسی نے اپنی مرضی واختیار کے مطابق حسب ضرورت جس طرح چاہا ان کتابوں کو بدلا۔

میں یہاں ایک اور بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ اصول جن کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ نے مخالفین اسلام سے بحث ومباحثہ اور مقابلہ کیا۔ آپ نے یونہی بلاوجہ، بے بنیاد اور بغیر اصولوں کے مباحثات نہیں کئے بلکہ کسی بھی موضوع پر مباحثہ شروع کرنے سے پہلے بڑی صراحت و وضاحت کے ساتھ بنیادی اصول اور قواعد و ضوابط طے کئے اور مقابل مباحث کو پابند کیا کہ وہ دوران مباحثہ ان اصولوں پر کاربند رہیں گے۔ تب آپ نے انہیں چیلنج دیئے کہ اب آؤ اور ان اصولوں کی بنیاد پر مجھ سے بحث کرو۔ مثلاً یہ کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شریعت جو عالمگیر (یونیورسل) ہونے کی مدعی ہے اس کا یہ دعویٰ صراحتاً خود اس کی طرف سے اس کتاب میں موجود ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر تم کوئی دعویٰ یا کوئی ایسی بات اس کتاب کی طرف منسوب کرتے ہو جس کا وہ کتاب اقرار نہیں کر رہی تو یہ بالکل فضول، بے معنی اور بے حقیقت دعویٰ ہوگا۔ تم خدا نہیں ہو۔ تمہیں کوئی حق یا اختیار نہیں کہ کسی کتاب کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کرو جس کا وہ کتاب خود دعویٰ نہیں کر رہی۔ آپ نے تمام مذاہب عالم کو چیلنج دیا کہ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ قرآن کریم کے دعویٰ کے مطابق اسلامی شریعت عالمی شریعت ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے اس دعویٰ کو بھی ثابت کر سکتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے رسول بن کر آئے۔ اس لئے بحث شروع کرنے سے پہلے اپنی کتابوں سے یہ حوالے پیش کرو جہاں تمہاری کتابوں نے اس قسم کا دعویٰ کیا ہو۔ جہاں عہد نامہ قدیم نے حضرت موسیٰؑ کے متعلق اور عہد نامہ جدید نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہ دعویٰ کیا ہو کہ وہ عالمگیر (یونیورسل) نبی تھے۔ اور میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ ایسا کوئی دعویٰ ان کتابوں میں موجود نہیں ہے۔

ان اصولوں پر آپ نے بڑی کامیابی کے ساتھ مخالفین اسلام کو چیلنج کر کے ان کا مقابلہ کیا اور ہر میدان میں دشمن کو منہ کی کھانی پڑی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کتاب میں ایسا دعویٰ ہی موجود نہیں پھر بحث کا کیا مقام ہے۔ لیکن تم اپنی کتابوں سے یہ دعویٰ سچ ثابت کر سکو یا نہ کر سکو اس کے باوجود میں دونوں تعلیموں کے درمیان موازنہ کر کے یہ ثابت کروں گا کہ تمہارا دعویٰ ہر لحاظ سے فرضی، بے بنیاد اور جھوٹا ہے۔ اب چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے۔ اگلی نشست میں ہم اسی موضوع پر مزید بات کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

اقوال حکماء

سقراط کا قول ہے کہ دنیا اس آگ کی مانند ہے جو سرِ رہگزر روشن ہو۔ جو مسافر اس سے صرف اس قدر فائدہ اٹھاتا ہے کہ اس کی روشنی سے راستہ کو دیکھ کر چلتا ہے وہ اس کے شراروں سے محفوظ رہتا ہے اور جو مسافر اس آگ میں زیادہ تصرف کرتا ہے وہ اس میں جل کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

افلاطون سے سکرات موت کی حالت میں کسی نے دریافت کیا کہ تو نے دنیا کو کیسے پایا۔ اس نے جواب دیا کہ میں ضرورتاً دنیا میں آیا۔ حیرت کے ساتھ زندگی بسر کی اور کراہت کے ساتھ دنیا سے جاتا ہوں۔ صرف اس قدر جانتا ہوں کہ میں نے کچھ نہیں جانا۔

IVNIT ENTERPRISES

فرینکفورٹ مین ریلوے سٹیشن کے بالکل قریب
ویسٹ ہافن پر اشیاء خورونوش کا وسیع ویئر ہاؤس
آپ کی خدمت میں عرصہ دراز سے پیش پیش
ہم ہر قسم کی گروسری و تازہ سبزیاں ڈائریکٹ امپورٹ کرتے ہیں
اس لئے ہماری قیمتیں مناسب ہیں۔
ہمارے ہاں:
Tilda, Natco, TRS, Raja, SPL, Shezan, Mehran
کا سامان ہر وقت موجود رہتا ہے
پارکنگ کا وسیع انتظام ہے
آپ ۵۰۰ مربع میٹر کے وئر ہاؤس میں
بڑے اطمینان سے ٹرالی میں شاپنگ کر سکتے ہیں

IVNIT ENTERPRISES
West Hafen Halle-3
60327- Frankfurt / M-Germany
Tel: 069-237534 Fax: 069-233800

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اہلیہ اوّل کے صاحبزادے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا تفصیلی ذکر خیر قبل ازیں ۱۸/اگست و ۳/نومبر ۹۵ء کے شماروں میں اسی کالم میں کیا جاچکا ہے۔ تاہم آپ کے بیعت کرنے کا تفصیلی احوال روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۴/دسمبر ۹۸ء میں مکرم یوسف سہیل شوق صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

۲۵/دسمبر ۱۹۳۰ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کا وہ حصہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا جب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس طرح حضورؓ کا چوتھا صاحبزادہ بھی آپؑ کی غلامی میں داخل ہوگیا۔

اگرچہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب ہمیشہ ہی حضورؑ کو سچا مسیح و مہدی سمجھتے تھے۔ چنانچہ باضابطہ بیعت سے قریباً دو سال قبل اکتوبر ۲۸ء میں آپ نے یہ بیان اخبار "الفضل" میں شائع کروایا کہ "میں حضرت مرزا صاحب...... کے سب دعووں پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچے اور راستباز تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے۔...... میں دل سے احمدی ہوں"۔

اسکے علاوہ آپ نے ایک ٹریکٹ "المصلح الخیر" نامی شائع کیا جس میں تحریر فرمایا کہ میری عقیدت حضورؑ کے ساتھ اس وقت سے ہے جبکہ میری عمر بارہ تیرہ برس تھی۔ میں تصدیق کرتا ہوں اور صدق دل سے مانتا ہوں کہ میرے والد صاحب مرحوم کی ہستی ایسی عظیم الشان تھی جو اسلام کے واسطے ایک قدرتی انعام تھا۔ میں اپنے والد صاحب کو ایک سچا انسان اور مسیح موعود سمجھتا ہوں اور اپنے آپ کو اس رنگ میں احمدی سمجھتا ہوں۔ میرے والد صاحب مرحوم میری بعض کمزوریوں کی وجہ سے مجھ پر ناراض تھے اور میں صدق دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ اُن کی ناراضگی واجبی اور حق تھی اور باوجود اُن کی ناراضگی کے میں نے کبھی اخیر تک اُن کے دعاوی اور اُن کی صداقت کی نسبت کبھی کوئی مخالفانہ حصہ نہیں لیا۔

دسمبر ۱۹۳۰ء میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اپنی آخری بیماری میں صاحب فراش تھے اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب آپ کے پاس جاتے رہتے تھے۔ کبھی کبھی سلسلہ احمدیہ کا ذکر بھی آجاتا تھا۔ آخر ایک روز آپ نے حضرت ڈاکٹر صاحب کو بلایا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں عرض کرکے انہیں یہاں لے آئیں تاکہ حضورؓ آپ کی بیعت لے لیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ پیغام سنتے ہی حضرت مصلح موعودؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور جاکر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی چارپائی کے قریب کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ دونوں بھائیوں پر خاموشی طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں کے دل شرم وحیا سے لبریز ہیں۔ آخر کچھ توقف کے بعد خاکسار نے مرزا صاحب موصوف کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ جب آپ بیعت کی خواہش ظاہر فرماچکے ہیں تو اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ چنانچہ انہوں نے ہاتھ بڑھایا اور بیعت شروع ہوگئی۔ حضورؓ نے دھیمی آواز میں بیعت کے الفاظ دہرائے۔ پھر دعا ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ایک اہم اعتراض یہ بھی تھا کہ آپؑ کے رشتہ دار اور خصوصاً بیٹا آپکا انکار کرتا ہے۔ میں نے متواتر اور اس کثرت سے اس امر میں خدا تعالیٰ سے دعائیں کیں کہ بیسیوں دفعہ میری سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ اس وجہ سے نہیں کہ جس کے متعلق یہ اعتراض کیا جاتا تھا وہ میرا بھائی تھا بلکہ اس وجہ سے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کا بیٹا تھا اور یہ اعتراض حضرت مسیح موعودؑ پر پڑتا تھا۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جس شخص نے اپنے باپ کے زمانہ میں بیعت نہ کی ہو اور پھر ایسے شخص کے زمانہ میں بھی بیعت نہ کی ہو جس کا ادب اور احترام اُس کے دل میں موجود ہو اُس کے متعلق یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ کسی وقت اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر بیعت کرلے گا۔ لیکن کتنا زبردست اور کتنی عظیم الشان طاقتوں اور قدرتوں والا خدا ہے جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مدتوں پہلے فرمادیا تھا کہ ہم تیرے اوپر کئے جانے والے اعتراضات کا نشان بھی نہیں رہنے دیں گے۔

-......☆......☆......☆......-

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲/دسمبر ۹۸ء میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے قلم سے بعض بزرگانِ سلسلہ کا تذکرہ شامل اشاعت ہے جو پرانی اشاعتوں سے منقول ہے۔

حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل

حضرت مولوی صاحب اُن لوگوں میں سے تھے جو دنیا میں ہوتے ہیں لیکن دنیا کے نہیں ہوتے۔ ۱۹۲۵ء میں مسجد احمدیہ شاہجہانپور کے مقدمہ کی پیروی کیلئے مولوی صاحب اور مجھے (یعنی حضرت شیخ مظہر صاحب کو) مامور کیا گیا اور اس طرح مجھے اُن کی خداداد ذہانت، دقت نظر اور محنت کشی کا تجربہ ہوا۔ آپ مقدمہ کی تیاری بہت انہماک سے کرتے اور کسی پہلو کو تشنہ تکمیل نہ چھوڑتے۔ قانون دان ہونے کے علاوہ آپ ایک بہت بڑے عالم دین اور منطق وفقہ کے اسرار سے واقف تھے۔ مقدمات میں سلسلہ کے خلاف جو اعتراضات عموماً کئے جاتے ہیں، آپ نے ایک رسالہ "نعم الوکیل" ان کے جواب میں تالیف فرمایا۔ آپ نے بہائیت کا گہرا مطالعہ کیا اور تردید بہائیت میں ایک گرانقدر رسالہ لکھا۔

آپ کی طبیعت میں حد درجہ انکسار تھا۔ آپ نام ونمود سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے بے نفس اور بے ریا خادم سلسلہ تھے۔ اپنی بات کو محبت اور انکسار سے منواتے۔ اگر آپکے کسی رفیق کو آپکی رائے سے اختلاف ہوتا تو اپنی بات پر اصرار کرنے کی بجائے خندہ پیشانی اور انکسار سے دوسرے کی بات کو مان لیتے۔ آپ خاموش طبع اور متانت پسند تھے لیکن خشک مزاج نہ تھے۔ اپنے حلقہ میں زندہ دلی اور ظرافت بھی آپ سے ظاہر ہوتی اور خوب ہنستے اور ہنساتے تھے۔ ۲۹/مئی ۱۹۶۸ء کو ۸۵/سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

حضرت حامد حسین خان صاحبؓ میرٹھی

آپؓ میاں بھائی کے نام سے مشہور تھے۔ اصل وطن مراد آباد (یوپی) تھا۔ آپؓ کے والد محمد حسین خانصاحب مراد آباد میں وکالت کرتے تھے اور میاں بھائی کی نوعمری میں ہی وفات پاگئے۔ میاں بھائی علیگڑھ سے .F.A کرکے میرٹھ میں ملازم ہوگئے اور عرصہ دراز تک کلکٹر ضلع کے پیشکار رہے۔ دیانت، حسن کارکردگی اور خدمت خلق کی وجہ سے خاص وعام میں نیک نام تھے۔ خوش پوش، خوش خور، مہمان نواز، نماز تہجد کے پابند، حلیم الطبع، منکسر المزاج ایسے کہ ملنے والا آپ کی نیکی اور شرافت سے ضرور متاثر ہوتا تھا۔

آپ ۱۹۰۴ء میں دہلی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے اور بیعت کرتے وقت آپؓ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ روتے روتے بے ہوش ہوگئے۔ تادمِ آخر سلسلہ کے وفادار اور جاں نثار خادم رہے۔ ۱۹۲۰ء میں خاکسار کا نکاح آپؓ کی دختر سے ہوا تو آپؓ کی نیکی اور اخلاص کی وجہ سے دونوں کنبے آپس میں ایسے سموئے گئے کہ گویا ایک ہی کنبہ ہے۔

پنشن پاکر قادیان آگئے اور ایک عرصہ بطور نائب ناظر دعوت و تبلیغ کام کی توفیق پائی۔ تقسیم ہند کے بعد لاہور آگئے اور پھر دادو (سندھ) سے ہوتے ہوئے کراچی میں سکونت پذیر ہوئے۔ یکم جنوری ۱۹۶۴ء کو پچاسی برس کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ صحابہؓ میں تدفین ہوئی۔

محترم مرزا غلام رسول صاحب پشاوری

۱۹۲۳ء میں جب تحریک شدھی کے خلاف جماعت احمدیہ نے مدافعانہ محاذ قائم کیا تو ہم دونوں کو اکٹھے کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ تین ماہ کی رخصت لے کر آئے اور موضع اسپار ضلع متھرا میں متعین ہوئے۔ وہاں ایک کچا کوٹھا مسجد کے طور پر تھا جس کے ساتھ ایک چھپر تلے انہوں نے تنہا ڈیرہ جمایا اور اس خوبی اور حسن تدبیر سے کام کیا کہ معاندین اپنی دراندازیوں میں خائب و خاسر ہوگئے۔ اسی دوران عیدالاضحیہ آئی تو آپ نے قربانی کا گوشت گاؤں میں تقسیم کیا اور شدھی قبول کرنے والوں نے بھی اس گوشت سے لطف اٹھایا۔ یہ خبر ملنے پر آریہ پرچارک سر پیٹ کر رہ گئے اور انہوں نے بڑا مجمع بلاکر اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ چنانچہ چالیس بلوائیوں نے مولوی صاحب مرحوم پر حملہ کردیا اور آپ کو زدوکوب کرکے چھپر آپ کے اوپر گرادیا۔ پھر انہوں نے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی تو حملہ آوروں میں سے وہ لوگ جو مولوی صاحب کے زیر بار احسان تھے، مانع آگئے۔ چنانچہ جان سلامت رہی لیکن حملہ آوروں نے تقاضا کیا کہ ہمارے گاؤں سے نکل جاؤ۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ گاؤں میرے امام نے میرے سپرد کیا ہے، میں اپنا کام کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ کا نمونہ دیکھ کر جہاں دوسرے مجاہدین کے حوصلے بلند ہوگئے وہاں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

مولوی صاحب موصوف پر ہونے والے حملہ کی اطلاع پولیس کو دی گئی تاکہ قانونی کارروائی کی جائے اور کسی اور مربی کے خلاف ایسی حرکت نہ ہو۔ لیکن پولیس کی طرف سے ملزمان کا چالان نہ کرنے کی وجہ سے انگریز مجسٹریٹ کی عدالت میں متھرا میں استغاثہ دائر کیا گیا۔ ان دنوں بارہا ایسا ہوا کہ ہم دونوں رات گئے ریل کے ذریعہ متھرا ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو چونکہ کوئی ٹھکانا نہیں تھا اس لئے پلیٹ فارم پر ہی چادر بچھاکر پڑے رہتے۔ ان کاموں میں ایسی لذت آتی کہ گویا کوئی مشکل بات ہی نہیں۔ مولوی صاحب اُن دنوں جوڈیشل کمشنر پشاور کے ریڈر تھے۔ ناموافق حالات کی وجہ سے مقدمہ میں کامیابی بظاہر مشکل نظر آتی تھی لیکن آپ کی ذہانت، تدبیر اور دعاؤں نے اس مہم کو آسان بنادیا۔ آپ احاطہ عدالت میں ایک طرف جاکر عالم تنہائی میں گھنٹوں سربسجود اور دست بدعا رہتے اور جب مقدمہ کے لئے آواز پڑتی تو اکثر جائے نماز سے اٹھ کر ہی عدالت کے کمرہ میں جاتے۔ اس عرصہ میں اُن کی زندہ دلی اور بے تکلفی میں کوئی فرق نہ آیا۔ عدالت نے فیصلہ میں سولہ ملزمان میں سے تیرہ کو سزائیں سنائیں اور ضمانتیں طلب کیں جبکہ مولوی صاحب کو ایک سو روپیہ ہرجانہ دلوایا گیا۔ یہ فیصلہ سن کر آریہ وکلاء مبہوت رہ گئے۔ مولوی صاحب ایسے مستقیم الحال انسان تھے کہ مقدمہ ختم ہوتے ہی اپنے کام پر جاڈٹے۔ پھر وہی مسجد کا کچا کوٹھا، وہی چھپر اور وہی خدمت کا سلسلہ تھا۔

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

13/08/99 – 19/08/99

Please Note that programme and timings may change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time.
For more information please phone +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 13th August 1999

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Corner Tarteelul Quran No. 15 (R)
01.10	Liqa Ma'al Arab. No. 228 Rec: 21.11.96 with Huzoor (R)
02.10	From the Archives: Tabarukat Speech By Abdul Atta Sahib Jalandhar (R)
03.25	Urdu Class with Huzoor. No. 494. Rec: 02.06.99 (R)
04.30	Leaning Arabic, Lesson No. 5 (R)
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.55 Rec: 26.12.94(R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner. Tarteelul Quran No. 15 (R)
07.10	Quiz Muloomat-e-Aama.
07.40	Siraiky Programme. F/S by Huzoor with Siraiky translation. Rec: 17.04.98
08.40	Liqa Ma'al Arab. With Huzoor. No. 228 Rec: 21.11.96 (R)
09.55	Urdu Class No. 494 Rec: 02.06.99 with Huzoor
11:00	Indonesian Service
11.30	Bengali Service
12:05	Tilawat. Dars Malfoozat. News
13:00	FRIDAY SERMON - LIVE
14.10	Mulaqat with French Speaking Friends. With Huzoor.
15.10	Friday Sermon. (R)
16.15	Children's Corner. With Naseem Mahdi Sb. Class No. 1
16.40	German Service
18:05	Tilawat. Darsul Hadith.
18.25	Urdu Class with Huzoor. Rec: 13.08.99
19.40	Liqa Ma'al Arab. With Huzoor. No. 231 Rec: 05.12.96
20.45	Belgian Programme. No. 42
21.15	Medical Matters. Gall Bladder Disease.
21.50	Friday Sermon. (R)
22.55	Mulaqat with French Speaking Guests. With Huzoor.

Saturday 14th August 1999.

00.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
00.40	Children's Corner. With Naseem Mahdi Sb. Class No. 1 (R)
01.15	Liqa Ma'al Arab. With Huzoor. No. 231 Rec: 05.12.96 (R)
02.20	Friday Sermon. Rec: 13.08.99 (R)
03.20	Urdu Class With Huzoor Rec: 11.08.99
04.30	Computer for Everyone Part No. 10
04.55	Mulaqat with French Speaking Guests with Huzoor. (R)
06.05	Tilawat. Darsul Hadith. News.
06.55	Children's Corner. With Naseem Mahdi Sb. Class No. 1 (R)
07.30	Mauritian Programme
08.25	Medical Matters. Gall Bladder Disease. (R)
08.55	Liqa Ma'al Arab. With Huzoor No. 231. Rec; 05.12.96 (R)
09.55	Urdu Class. Rec: 11.08.99 (R)
11:00	Indonesian Hour
12.05	Tilawat. News.
12.50	Learning Danish No. 35
13.10	Computer For Everyone No. 10 (R)
13.55	Bengali Service.
16.00	Quiz- Khutbat-e-Imam
16.40	Hakayaat-e-Sherien. No. 11
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Interviews and Jalsa Activities
18.33	Urdu Class. Rec: 13.08.99
19.50	Liqa Ma'al Arab. With Huzoor. No. 232 Rec: 10.12.96
20.50	Al Tafseerul Kabeer. No. 53
21.20	Children's Class. With Huzoor.
22.20	Q/A Session , with Huzoor. Rec: 05.04.98

Sunday 15th August 1999.

00.05	Tilawat, News, Review of the Week
00.55	Quiz Khutbate Imam (R)
01.35	Liqa Ma'al Arab. Session No. 232 Rec: 10.12.96 with Huzoor (R)
02.35	Canadian Horizon. Children's Class No. 10. (R)
03.30	Urdu Class. With Huzoor. Rec; 13.08.99 (R)
04.40	Learning Danish No. 35 (R)
05.00	Children's Class. Rec; 14.08.99 (R)
06.05	Tilawat, News, Review of the Week
07.00	Children's Corner. Quiz Khutbat-e-Imam (R)
07.40	Q/A Session with Huzoor. Rec: 05.04.98. (R)
08.55	Liqa Ma'al Arab Session No. 232. Rec; 10.12.96
09.55	Urdu Class. Rec; 13.08.99 (R)
11.00	Indonesian Service
12.05	Tilawat. News. Review of the week.
12.45	Learning Chinese No. 134
13.15	Friday Sermon. Rec: 13.08.99
14.20	Bengali Service
15.20	Mulaqat with Huzoor and Ehnglish Speaking friends. Rec: 21.01.96
16.25	Children's Corner. Mulaqat with Huzoor.
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi, Review.
19.33	Urdu Class with Huzoor.
19.50	Liqa Ma'al Arab. No. 233 Rec: 11.12.96
21:00	Albanian Programme. Programme 1 Part 2
21.30	Darsul Quran No. 22 By Huzoor. Rec; 14.01.99
22.55	Mulaqat, with Huzoor. Rec: 21.01.96.

Monday 16th August 1999.

00.05	Tilawat, Review of the Week, News
00.50	Children's Corner, with Huzoor. (R)
01.15	Liqa Ma'al Arab with Huzoor. Session No. 233. Rec: 11. 12.96 (R)
02.15	MTA USA Production
03.20	Urdu Class with Huzoor.
04.25	Learning Chinese No. 134 (R)
04.55	Mulaqat with Huzoor. Rec; 21.01.96 (R)
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat. Review of the Week, News.
07.00	Children's Corner. Mulaqat with Huzoor. (R)
07.30	Darsul Quran No. 22 By Huzoor Rec: 14.01.99 (R)
09.00	Liqa Ma'al Arab. Session No. 233 Rec: 11.12.97. with Huzoor (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.10	Indonesian Service (R)
12.05	Tilawat, Review of the Week, News
12.50	Learning Norwegian No. 29
13.20	MTA Sports. Kabadi
14.05	Bengali Service
15.05	Homeopathy Class no. 57
16.10	Children's Corner. Mulaqat with Huzoor.
16.40	German Service
18.05	Tilawat, Review of the Week. Darsul Hadith.
18.30	Urdu Class with Huzoor
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.234 Rec: 12.12.96
20.50	Turkish Programme. Truth about Imam Mahdi
20.51	No. 7
21.15	Islamic Teachings
21.50	Homeopathic Class No. 57. Rec; 02.01.95
22.50	Learning Norwegian No. 29 (R)
23.20	Speech. Seerat Abil bin Kaab (RA)

Tuesday 17th August1999

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50	Children's Corner. Mulaqat with Huzoor.
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.234 Rec: 12.12.96. with Huzoor (R)
02.30	MTA Sports: Kabadi
03.15	Urdu Class.
04.25	Learning Norwegian No. 29
04.55	Homeopathic Class No., 57 (R)
06.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
06.50	Children's Corner. Mulaqat with Huzoor.
07.15	Pushto Service: Friday Sermon
08.15	Rohani Khazaine:
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.234 Rec; 12.12.96 with Huzoor (R)
09.50	Urdu Class: (R)
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Swedish No. 14
12.50	Friday Sermon: Rec:08.09.89
14.00	Bengali Service
15:00	Tarjumatul Quran Class with Huzoor.
16:00	Children's Corner. Tarteelul Quran No. 16
16.25	Children's Corner. Waqfeen-ne-nau, Rabwah
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.235 Rec; 17.12.96
20.40	Norwegian Programme. Contemporary Issues No. 1
21.00	Documentary-Hobbies and Interests.
21.31	Hamari Kaenat No. 11
22.00	Tarjumatul Quran Class with Huzoor. (R)
23.00	Learning Swedish No. 14
23.20	Speech- Islam ki Nishat-e-Saniya

Wednesday 18th August1999

00.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News.
00.40	Children's Corner. Tarteelul Quran No. 16 (R)
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.235 Rec: 17.12.96 (R)
02.00	From the Archives: F/S Rec: 08.09.89 (R)
02.50	Urdu Class:(R)
03.55	Learning Swedish No. 14
04.20	Speech. Islam ki Nishat-e-Saniya.
04.55	Tarjumatul Quran Class by Huzoor. (R)
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.50	Children's Corner. Tarteelul Quran No. 16 (R)
07.15	Swahili Programme. F/S by Huzoor Rec: 17.12.96
08.20	Hamari Kaenat No.11
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No. 235 Rec: 17.12.96 (R)
09.55	Urdu Class: (R)
11.00	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning German
13.05	Q/A Session held in Germany:Rec:25.07.97
14.15	Bengali Service
15.15	Tarjumatul Quran Class
16.20	Children's Corner Guldusta No. 10
16.55	German Service
18.05	Tilawat, A Page from the History of Ahmadiyyat
18.30	Urdu Class:
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No. 236 Rec; 18.12.96
20.40	French Programme. Reponses avec le Caliphe part 5
21.15	MTA Lifestyle. Al Maida
21.30	MTA Lifestyle. Sewing lessons No. 6
21.55	Tarjumatul Quran Class by Huzoor.
23:00	Learning German
23.30	Hua MeinTeri Fazlon ka Munadi

Thursday 19th August 1999

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50	Chuildren's Corner. Guldasta No. 10 (R)
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.236 Rec: 18.12.96 with Huzoor. (R)
02.20	Q/A with Huzoor Rec: 25.07.97
03.30	Urdu Class: (R)
04.30	Learning German
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No. 18 (R)
06.05	Tilawat, Dars Hadith, News
06.50	Children's Corner. Guldasta No. 10 (R)
07.15	Sindhi Programme. F/S by Huzoor with Sindhi Translation. Rec: 11.09.98
08.20	MTA Lifestyle. Sewing Lesson No. 6 (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No 236 Rec: 18.12.96 (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Arabic No. 6
12.50	Tabarukat. Speech by Abdul Ata Sb
13.45	Bengali Service
15:00	Homoeopathy Class: Lesson No.58 Rec: 03.01.95
16:00	Children's Corner. Tarteelul Quran No. 16
16.25	Children's Corner Waqfeen-ne-nau No. 3
17.00	German Service
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat.
18.30	Urdu Class
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No. 237 Rec: 29.12.96. with Huzoor.
20.40	Speech By Hafiz Saleh Mohammad Sb J/S UK 1994
21.00	Quiz History of Ahmadiyyat No. 1
21.45	Homoeopathy Class: Lesson No.58 Rec: 03.01.95 (R)
23.00	Learning Arabic No. 6 (R)
23.20	Urdu Adab ka Ahmadiyya Dabistan

DIGITAL TRANSMISSION AROUND THE GLOBE

Pacific:
PanAmSat 2
Position: 169 East
Video Frequency: 3901
Polarisation: Left Hand Circular

North America:
Loral Skynet Telestar 4
Position: 89 West
Video Frequency:12149 MHz
Polarisation: Horizontal

South America:
Intelsat 806
Position: 40.50 West
Video Frequency: 3803 MHz
Polarisation: Left Hand Circular

Europe/Middle East:
Eutelsat Hotbird 4
Position: 13 East
Video Frequency: 10722 MHz
Polarisation: Horizontal

جو بھی تیرے نیاز مند ہوئے
سرنگوں ہو کے سر بلند ہوئے
زور مارا ہزار شیطاں نے
در نہ جنت کے پھر بھی بند ہوئے
ہم مصائب سے سرخرو ٹھہرے
ہم حوادث سے ارجمند ہوئے

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 Friday, August 13, 1999 Issue No. 33

جماعت احمدیہ کینیڈا کا کامیاب جلسہ سالانہ

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی)

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا ۲۳واں جلسہ سالانہ ۲؍جولائی بروز جمعۃ المبارک شروع ہو کر ۴؍جولائی بروز اتوار اختتام پذیر ہوا جس میں کینیڈا کے دور دراز شہروں کے علاوہ بیرون ملک اور امریکہ کی مختلف ریاستوں سے چھ ہزار سے زائد احباب جماعت نے شرکت کی۔ شدید گرمی کے باوجود اس سہ روزہ جلسہ سالانہ کے چاروں اجلاس بہت کامیاب رہے۔

مکرم نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے خطبہ جمعہ میں توبہ اور استغفار کے مضمون پر نہایت ایمان افروز روشنی ڈالی اور آپ نے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کے ایام کو ذکر الٰہی کی مجلس بنانے کی تلقین فرمائی۔ پہلے اجلاس میں مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ نے "اسلام میں انسانی حقوق"، نو احمدی مکرم نصیر مہاراج نے "داعی الی اللہ کی زندگی" اور مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے "قرآن کریم کا متن اور اس کی تصدیق" کے موضوعات پر انگریزی میں تقاریر کیں۔

شام کے وقت سوال و جواب کی ایک دلچسپ مجلس منعقد ہوئی۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی تمام تقاریر اردو میں تھیں۔ اس اجلاس میں مکرم محمد اشرف عارف صاحب مبلغ سلسلہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا کے نقش قدم پر"، مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے "حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت" اور مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے "آنحضرت ﷺ کی حیات مقدسہ" کے بعض دلنواز پہلوؤں پر پر معارف تقاریر کیں۔

اسی روز تیسرے اجلاس میں جلسہ سالانہ کی روایات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ کے موقع پر دوران سال میں وفات پانے والے احباب جماعت کے لئے دعائے مغفرت کا اعلان کیا گیا۔

اس اعلان کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے "ایک داعی الی اللہ کی خصوصیات"، مکرم پیر وحید الدین صاحب نے "عقل اور مذہب میں ٹکراؤ"، مکرم محمد عدنان ورک صاحب نے "مغربی میڈیا میں اسلام کا تصور" اور مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز، امیر جماعت احمدیہ یو۔کے۔ نے "بدی اور ابتلاء کے بارہ میں اسلامی نظریہ" کے موضوعات پر نہایت عالمانہ تقاریر کیں۔

نماز مغرب اور عشاء سے قبل حسب دستور نکاحوں کے اعلان ہوئے۔ اس بابرکت تقریب میں محترمہ سعدیہ بشریٰ پروین چوہدری صاحبہ اور ہمارے محترم امیر صاحب کی دختر محترمہ سعدیہ مہدی صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے کیا۔

اتوار کے روز آخری اجلاس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت لوگوں کی کثیر تعداد بھی شامل تھی جن میں وکلاء، پروفیسر، تاجر، صحافی اور سیاست دان شریک تھے۔ اس اجلاس میں کینیڈین احمدی مکرم عطاء الواحد صاحب نے "اسلام میں عفت کا تصور" اور مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد صاحب نے "اسلام اور احمدیت کا مستقبل" کے موضوعات پر نہایت عالمانہ تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی علم انعامی کی تقریب ہوئی۔ علم انعامی کے بعد وفاقی، صوبائی وزراء، ممبران پارلیمنٹ اور مقامی میئرز نے حاضرین سے خطاب کیا اور جلسہ سالانہ کی کامیابی پر مبارکباد دی اور کینیڈا کے وزیراعظم، وزیر اعلیٰ انٹاریو اور ٹورانٹو کے میئر کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

معزز مہمانوں کے خطاب کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے مسی ساگا مسجد کے لئے احباب و خواتین اور بچوں کی بے مثال قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

مستورات کے جلسہ گاہ میں تین اجلاس ہوئے اور ان میں مختلف موضوعات پر اردو اور انگریزی تقاریر ہوئیں۔ پہلے اجلاس میں محترمہ جمیلہ سعدیہ صاحب اور محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے آنحضرت ﷺ مربی اعظم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ محترمہ سعدیہ مہدی صاحبہ نے اسلامی اقدار عورتوں کے حقوق کی ضامن ہیں کے موضوع پر انگریزی میں خطاب کیا۔ محترمہ نوشین بٹ صاحبہ نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

دوسرے اجلاس میں محترمہ مریم شاہد صاحبہ اور محترمہ نصرت مرزا صاحبہ نے سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محترمہ نادیہ خان صاحبہ اور محترمہ امۃ السلام صاحبہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، محترمہ راشدہ سیال صاحبہ اور محترمہ عطیہ شریف صاحبہ نے اطاعت کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

تیسرے اجلاس میں محترم مبارکہ میاں نے حضور انور کی تازہ ترین کتاب کا اجمالی تعارف بیان کیا۔ محترمہ زیبا نورین خان صاحبہ نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ محترمہ ماہ جبین خان، محترمہ وحیدہ مرزا صاحبہ نے اگلی صدی میں ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقاریر کیں۔

محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اپنے اختتامی خطاب میں عورتوں میں قناعت کی ضرورت کے موضوع پر پر مغز تقریر کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں چھ ہزار سے زائد احباب و خواتین نے شرکت کی اور مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز امیر جماعت احمدیہ یو۔کے کی پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یو کے از صفحہ اول

اگرچہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کسی نہ کسی صورت میں سارا سال ہی جاری رہتے ہیں لیکن جلسہ کے ایام جوں جوں قریب آتے جاتے ہیں مختلف شعبہ جات کے کاموں میں زیادہ تیزی آتی چلی جاتی ہے۔ جلسہ سے کئی ہفتے قبل مسلسل وقار عمل کے ذریعہ جماعت برطانیہ کے خدام و اطفال اور انصار نے اسلام آباد کی تزئین و آرائش کر کے مہمانوں کے استقبال کے لئے تیاریاں کیں۔ تاہم جلسہ کے انتظامات کا باقاعدہ افتتاح ۲۵؍جولائی بروز اتوار عمل میں آیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس روز جلسہ کے مختلف انتظامات کا معائنہ فرمایا اور پھر اسی سلسلہ میں منعقدہ ایک تقریب میں تمام شعبہ جات کے ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر سٹیج پر رونق افروز ہوئے جہاں مکرم افتخار احمد ایاز صاحب امیر برطانیہ کے علاوہ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد افسر جلسہ گاہ بھی موجود تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مختصر خطاب میں جو انگریزی میں تھا تمام کارکنان جلسہ سے فرمایا کہ جہاں تک تربیت کا تعلق ہے خدا کے فضل سے آپ خوب تربیت یافتہ ہیں۔ میں نے ہر جگہ نظم و ضبط کو دیکھا ہے لیکن میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کتنے بھی منظم ہو جائیں آپ فوجی نظم و ضبط کو مات نہیں کر سکتے۔ جدید فوجی نظام بہت منظم ہے اور ان میں سے بھی پھر آگے بعض شعبہ جات مثلاً کمانڈوز وغیرہ اور بھی زیادہ منظم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں تو آپ انہیں مات نہیں دے سکتے لیکن ایک میدان ایسا ہے جہاں آپ انہیں مات دے سکتے ہیں اور وہ دعا کا میدان ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو تو دعا کریں اور یہ ایسا کام ہے جو وہ نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا کئی دفعہ بحرانوں کے وقت ہر قسم کا نظم و ضبط ختم ہو جاتا ہے اور آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ اس وقت اگر آپ مشکل کے وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اور دعا سے کام لیں تو حیرت انگیز طور پر اللہ تعالیٰ کی مدد آتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بچپن سے میرا تجربہ ہے۔ جب بھی کسی مشکل اور ضرورت کے وقت میں میں نے دعا کی ہے تو میں کبھی بھی اس میں ناکام نہیں ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کی اس اہمیت کو واضح کرتے ہوئے آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کچھ دیر خواتین کے جلسہ کی ناظمات و کارکنات کی مارکی میں تشریف لے گئے اور پھر اس مارکی میں تشریف لائے جہاں ناظمین جلسہ کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔ حضور ایدہ اللہ از راہ شفقت کچھ دیر کے لئے وہاں تشریف فرما ہوئے اور پھر دعا کروائی۔ یوں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

(جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منعقدہ مختلف تقریبات اور دیگر انتظامات اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے خطابات کی قدرے تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شماروں میں پیش کی جائے گی۔)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔